تسہیل الحج

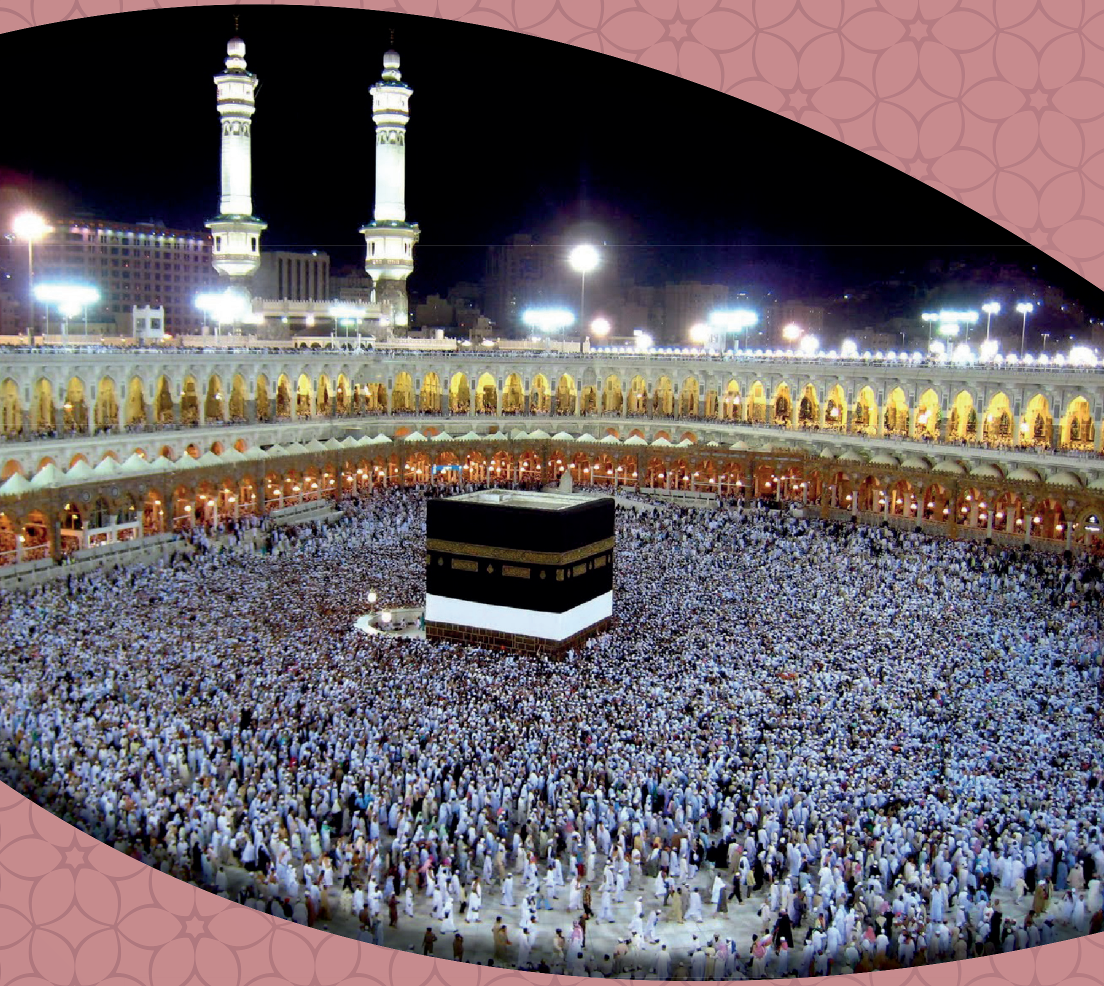

حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم

بانی و شیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یو کے

www.idauk.org

www.idauk.org www.idauk.org

.... تفصیلات ....

کتاب کا نام	:	تسہیل الحج
افادات	:	حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
ناشر	:	اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یوکے
ای میل	:	info@idauk.org

www.idauk.org

www.idauk.org www.idauk.org

ملنے کا پتہ

Islāmic Da'wah Academy,
120 Melbourne Road, Leicester
LE2 0DS. UK.
t: +44 (0)116 2625440
e: info@idauk.org

www.idauk.org

www.idauk.org

فہرست

تقریظ: حضرت مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم ٦
تقریظ: حضرت مفتی محمد طاہر صاحب غازی آبادی دامت برکاتہم ٧
تقریظ: حضرت مولانا احمد صاحب ٹنکاروی دامت برکاتہم ٩
حج، ایک اہم فریضہ ١١
حج، اسلام کا ایک بنیادی رکن ١١
حج کی فرضیت ١١
حج کی فضیلت ١٢
حج نہ کرنے پر وعید ١٤
حج سے پہلے ١٦
(١) نیت کی درستگی ١٦
(٢) اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری سے پہلے توبہ ١٧
(٣) اللہ جلّ شانہ پر بھروسہ ١٩
(٤) رفقاءِ سفر ٢٢
(٥) غیر ضروری سامان ٢٣
(٦) رسوم سے بچیں ٢٣
(٧) حج کے مسائل کو سیکھنا ٢٤
(٨) فضائلِ حج ٢٥
روانگی ٢٥
سفر کے دوران ٢٧
حج کی قسمیں ٢٩

www.idauk.org

حجِّ قران ۲۹
حجِّ تمتّع ۲۹
حجِّ افراد ۳۰
کتاب سے استفادے کا طریقہ ۳۱
حجِّ قران ۳۱
حجِّ تمتّع ۳۲
حجِّ افراد ۳۲
حجِّ بدل ۳۳
حج کے پانچ دن ۳۴
حج کی فضیلت ۳۴
احرام ۳۵
حج کا احرام ۳۵
حج کا پہلا دن ۳۹
منیٰ کے لئے روانگی ۳۹
منیٰ میں قیام ۴۰
حج کا دوسرا دن ۴۳
عرفات کے لئے روانگی ۴۳
وقوفِ عرفہ کا وقت ۴۴
وقوفِ عرفہ ۴۵
عرفہ کے دن کے اذکار ۴۸
مزدلفہ کے لئے روانگی ۵۰
مزدلفہ ۵۱

www.idauk.org

حج کا تیسرا دن ۵۴
مزدلفہ کا وقوف ۵۴
منیٰ ۵۵
رمی ۵۷
رمی کی مشروعیت ۵۸
رمی کے مسائل ۵۸
رمی کا وقت ۶۰
رمی کا طریقہ ۶۲
قربانی ۶۴
قربانی کا وقت ۶۵
حلق اور قصر ۶۶
طوافِ زیارت اور سعی ۶۷
حج کا چوتھا دن ۷۰
رمی کا وقت ۷۰
حج کا پانچواں دن ۷۱
تیرہویں کی رمی ۷۲
مکّہ مکرّمہ میں قیام ۷۲
طوافِ وداع ۷۵
واپسی کے دوران ۷۷
واپسی کے بعد ۷۸

تقریظ

حضرت مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم

مفتی واستاذِ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد، یوپی، انڈیا

www.idauk.org www.idauk.org

محبی فی اللہ مکرم ومحترم حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب زید مجدکم السامی و مدظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج عالی بخیر ہوں گے۔

احقر نے حج وعمرہ وزیارتِ مدینہ منورہ سے متعلق جناب والا کے تین رسالوں کا بغور مطالعہ کیا، الحمدللہ دل نشین اور آسان انداز میں مفید معلومات خوب صورتی اور سلیقہ سے جمع کی گئی ہیں، اور سبھی باتیں مستند اور معتبر ہیں۔ اِن رسائل میں اختصار بھی ہے اور بڑی حد تک جامعیت بھی ہے، عوام وخواص سبھی اِن سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کاوشوں کو بے حد قبول فرمائیں، اور زائرین حرم وحجاج و معتمرین کو ان سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق مرحمت فرمائیں، آمین۔

www.idauk.org www.idauk.org

آنجناب سے بھی اپنی مستجاب دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ

خادم مدرسہ شاہی مرادآباد

www.idauk.org

۹/۱۱/۱۴۳۹ھ

۲۳/۷/۲۰۱۸ء

www.idauk.org

تقریظ

حضرت مفتی محمد طاہر صاحب غازی آبادی دامت برکاتہم

صدر مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، یوپی، انڈیا

www.idauk.org www.idauk.org

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ!

حج ان عبادات میں سے ہے کہ جن کی انجام دہی میں مال و جان کی عظیم قربانی پیش کرنا پڑتی ہے، نیز عموماً اس کا موقعہ بار بار نہیں ملتا، اس کا تقاضہ یہ ہے کہ اس عبادت کو پورے ذوق و شوق کے ساتھ صحیح نیت اور درست طریقہ سے انجام دیا جائے، تاکہ جو عظیم مشقت برداشت کی گئی ہے وہ بار آور ہو............مگر عمومی حالات یہ ہیں کہ ایک طرف لوگ بہت کوششوں اور دعاؤں کے بعد حج کی سعادت حاصل کر پاتے ہیں اور دوسری طرف حج کے اصول و آداب سے واقفیت نہ ہونے کی بناء پر ان کی جانی و مالی کوششوں کے ضیاع کا اندیشہ ہوتا ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے وہ سب قبول کرلے گا'' جو ''عذر گناہ از بدتر گناہ'' کا مصداق ہے۔

www.idauk.org www.idauk.org

شریعت میں عمل کی قبولیت کے لیے جیسے دلوں کا اخلاص شرط ہے ایسے ہی اس کی قبولیت (بلکہ ادائیگی) شریعت کے تعلیم فرمودہ طریقہ پر موقوف ہے، حدیثِ پاک میں وارد ہے: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ. (متّفق عليه)

www.idauk.org

یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں (رنگ و نسل، امیری و غریبی، خاندان و علاقہ) کی طرف نظر نہیں کرتے بلکہ ان کی نظر تمہارے دلوں (کے اخلاص) اور تمہارے اعمال (کے شریعت

کے مطابق ہونے) پر ہوتی ہے...........لہذا کسی بھی عمل کو اداء کرتے وقت دل کے اخلاص کے ساتھ اس کی درست ادائیگی بھی نہایت ضروری ہے، اور حج میں مال وجان کی بڑی قربانی اور زندگی میں کبھی کبھار موقعہ میسر آنے کے پیش نظر اس کا خاص خیال ضروری ہے۔

اسی لئے علماء امت ہمیشہ حجاج کی رہنمائی کے لئے ہر زبان میں چھوٹے بڑے رسائل مرتب کرتے رہے ہیں جو ''ہر گلے وارنگ وبوئے دیگر است'' کا مصداق ہیں، محترم ومکرم حضرت الحاج مولانا محمد سلیم صاحب دھورات دامت برکاتہم بانی وشیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی لیسٹر یوکے نے بھی اسی موضوع پر پیش نظر رسالہ ''**تسہیل الحج**'' ترتیب دیا ہے، جو اسم بامسمیٰ ہے، جیسا کہ مطالعہ سے ظاہر ہے، اس رسالہ میں حج کے ضروری مسائل واحکام نہایت سلیس اور شستہ زبان میں بیان کئے گئے ہیں اور تجربات ومشاہدات کی روشنی میں حاجی کی ''گھر سے گھر تک'' مکمل رہنمائی کی گئی ہے، کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں موصوف مدظلہ نے مسائل واحکام کی تفصیلات میں جانے سے گریز کرتے ہوئے ترتیب کے ساتھ حاجی کو صرف وہ بتلایا ہے جو اُسے کرنا ہے، اس لحاظ سے یہ رسالہ حجاج کیلئے بیش قیمت تحفہ اور حج کی ادائیگی کے لئے بہترین رہنما ہے۔

اللہ تعالی حضرت مدظلہ کے اس رسالہ کو قبول عام نصیب فرمائے اور اس کے فیض کو عام و تام فرمائے۔

العبد محمد طاہر عفا اللہ عنہ

مظاہر العلوم سہارنپور، یوپی، انڈیا

۱۰/ ۱۱/ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۳/ ۷/ ۲۰۱۸ء

www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org

تقریظ

حضرت مولانا احمد صاحب ٹنکاروی دامت برکاتہم

استاذِ حدیث دارالعلوم فلاحِ دارین، ترکیسر، گجرات، انڈیا

www.idauk.org www.idauk.org

حامدا و مصلیا و مسلماً

حج کیا ہے؟ حج عشق و محبت کی داستان ہے۔ حج اللہ کے مقبول بندوں کی اداؤں، وفاؤں اور دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ اللہ کو اپنے مقبول بندوں کی ادائیں ایسی پسند آئیں کہ اس کی نقل اتارنا قیامت تک لازم کر دیا۔ ان اعمال کو حج و عمرہ کا جزء و رکن بنا دیا۔ اللہ کو جن بندوں سے محبت ہوتی ہے انہیں دوام ملتا ہے۔

مقاماتِ حج کیا ہیں؟ حرمین شریفین و مقامات حج کا ایک ایک ذرّہ قیمتی اور با برکت ہے۔ لیکن تین مقامات پر بندہ سیکنڈوں میں روحانیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے (۱) بیت اللہ کی پہلی زیارت (۲) عرفات کا وقوف (۳) روضۂ اقدس کی حاضری۔ یہ مقامات تجلی گاہِ ربانی ہیں۔

مختصراً حج اور مقامات حج کا خمیر روحانیت اور محبت ہے۔ لہذا حج کی تعلیم و تربیت کے لئے کسی صاحبِ دل کی رہبری و رہنمائی ضروری ہے۔ ورنہ یہ جمالی عبادت بے کیف و سپاٹ نظر آئے گی۔ ان برگزیدہ بندوں میں سے ایک صاحبِ نسبت، عشق و محبت سے سرشار، فنا فی اللہ و ولی اللہ اہل اللہ محبوب العلماء اور منظور الصلحاء، حضرت مولانا محمد سلیم صاحب کی ذاتِ گرامی ہے۔ جن کے پاس وادیٔ یورپ ہی نہیں بلکہ دیگر برّ اعظم سے خدا کے متوالے خدا کی تلاش میں پہنچتے ہیں۔ سال بھر یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ خصوصاً ماہِ

مبارک میں یہ مجلسیں اپنے شباب پر ہوتی ہیں۔جن کا کیف دیدنی ہے۔

انہیں کا تسلسل حج وعمرہ کی عملی وتربیتی مشق ہے۔جو عازمینِ حج کے لئے کیمپ کی صورت میں منعقد ہوتی ہے۔جن کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔میں نے اکثر حصہ پڑھا۔اسے درست پایا۔یہ کتاب حضرت والا کی دیرینہ تجربات کا آئینہ دار ہے۔فقہی نقطۂ نظر سے بھی صحیح ہے۔انداز عام فہم ودل نشین ہے۔یہ مستقل تصنیف نہیں۔بلکہ مجلس ہے جو قلمبند کر کے امت کی نذر کیا جارہا ہے۔قوی امید ہے کہ یہ خضرِ راہ اور خاموش رہبر ثابت ہوگا۔اللہ پاک ہم سب کو قدر دانی نصیب فرمائے۔حضرت والا کی عمر میں عافیت کے ساتھ برکت نصیب فرمائے آمین۔آپ امت کی مشترکہ میراث ہیں۔

میری تحریر یقیناً اس شعر کا مصداق ہے۔

مَا مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِيْ　　مَدَحْتُ مَقَالَتِيْ بِمُحَمَّدٍ

والسلام مع الاحترام

طالبِ اصلاح ودعاء۔احمد ٹنکاروی عفی عنہ

مدرس فلاح دارین ترکیسر

یکم شوال ۱۴۳۹ھ۔

نزیل فی لیسٹر یوکے۔

حج، ایک اہم فریضہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حج، اسلام کا ایک بنیادی رکن

حج، اسلام کا ایک اہم بنیادی رکن ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰي خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ[1]

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے؛ گواہی دینا کہ بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

جن سعادت مندوں کو حج کی توفیق مل رہی ہے، ان کو اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرنا چاہئے کہ انہیں اسلام کے ایک اہم اور بنیادی رکن کی ادائیگی کی توفیق مل رہی ہے۔

حج کی فرضیت

حج کی فرضیت قرآن، حدیث اور اجماع تینوں سے ثابت ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران: ۹۷)

www.idauk.org

[1] صحيح البخاري، كتابُ الايمانِ، بَاب قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ (۸)

اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمّے بیت اللہ کا حج کرنا ہے، یعنی اس شخص کے ذمّے جو وہاں تک پہنچنے کی طاقت رکھے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا[1]

اے لوگو! بیشک اللہ عزّ وجلّ نے تم پر حج فرض کیا ہے، لہٰذا تم حج کرو (اور اس فریضے کی ادائیگی سے سبکدوش ہو جاؤ)۔

جب حج فرض ہو جائے اور کوئی شرعی مانع نہ ہو تو تاخیر نہیں کرنی چاہئے اور اسی سال حج کر لینا چاہئے، اگر کسی کو تردّد ہو کہ آیا اس پر حج فرض ہے یا نہیں، تو اس کو چاہئے کہ مفتیانِ عظام اور علماءِ کرام سے رابطہ کر کے شرعی حکم معلوم کرے۔

حج کی فضیلت

احادیثِ شریفہ میں حج کرنے والوں کی بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔

الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ، إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ، وَإِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ[2]

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرے گا اور اگر وہ اس سے مغفرت طلب کریں گے تو وہ ان کی مغفرت کرے گا۔

www.idauk.org

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فرض الحج مرّة في العمر (۱۳۵۶)

[2] سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، بَاب فَضْلِ دُعَاءِ الْحَاجِّ (۲۹۰۴)

www.idauk.org

ایک اور حدیث میں ہے:

مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ وَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّه[1]

جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج کرے اور (دورانِ حج) کوئی فحش یا بے حیائی کی بات نہ کرے اور نہ ہی کسی گناہ میں مبتلا ہو تو وہ (گناہوں سے پاک وصاف ہوکر) اس دن کی طرح لوٹے گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

حاجی گناہوں سے اتنا پاک صاف ہوکر لوٹتا ہے کہ ایک حدیث میں ہے:

إِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ، وَمُرْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ، فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَهُ[2]

جب تم حاجی سے ملاقات کرو تو اس کو سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو، اور اس کے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اس سے دعا اور استغفار کی درخواست کرو، اس لئے کہ وہ بخشا بخشایا ہوا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

الحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الجَنّة[3]

مبرور حج کا بدلہ جنت ہی ہے۔

حجِّ مبرور یہ ہے کہ بندہ آداب وشرائط کی رعایت کے ساتھ، گناہ اور لغزش سے بچتے

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الحج، بَاب فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ (۱۵۳۴)

[2] مسند احمد، مسند عبد الله بن عمر (۵۳۷۱)

[3] صحيح البخاري، أبواب العمرة، باب وجوب العمرة و فضلها (۱۷۸۲)

ہوئے، نرم گفتگو، سلام پھیلانے اور کھانا کھلانے کے اہتمام کے ساتھ اخلاص والا حج کرے، ایسے حج کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے یہاں جنت ہے، اب ظاہر ہے کہ جنت اسے ملے گی جو تقوے والی زندگی گزارے گا، معلوم ہوا کہ حجِّ مبرور کی برکت سے گناہوں سے اور برائیوں سے دوری ہو جائے گی اور نیکیوں کی طرف رغبت نصیب ہو گی، ربِّ کریم کی طرف سے کتنا بڑا انعام ہے! اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار حجِّ مبرور کی سعادت نصیب فرمائیں۔ (آمین)

حج نہ کرنے پر وعید

جس طرح حج کرنے پر بڑے بڑے فضائل ہیں اسی طرح حج فرض ہو جانے کے باوجود حج نہ کرنے کے بارے میں سخت وعید بھی ہے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

> مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبَلِّغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهٖ أَوْ تَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ زَكَاةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ سَأَلَ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ[1]
>
> جس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کو بیت اللہ تک حج کے لئے پہنچا سکے، یا اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے، اس کے باوجود وہ حج نہ کرے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے، تو وہ موت کے وقت دنیا میں واپس لوٹنے کی درخواست کرے گا (تا کہ وہ اپنی کوتاہی کی تلافی کر سکے)۔

یہ وعید کتنی سخت ہے! اس لئے جن پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی شرعی رکاوٹ بھی نہیں ہے، ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اسی سال حج کا ارادہ کر لیں، آں حضرت

[1] سنن الترمذي، كتاب التفسير، باب سورة المنافقون (۳۵۹۱)

www.idauk.org

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَن أَرَادَ الحَجّ فلیَتَعَجَّل، فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرَضُ الْمَرِيْضُ، وتَضِلُّ الضَّالَّةُ وَتَعْرِضُ الحَاجَةُ[1]

جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہئے کہ جلد از جلد حج کرلے، کیونکہ بسا اوقات انسان بیمار ہوجاتا ہے، اونٹ یا سواری وغیرہ گم ہوجاتی ہے اور کبھی اور کوئی حاجت پیش آجاتی ہے (اور پھر حج نہیں کرسکتا)۔

جس شخص پر حج فرض ہوجائے، اسے چاہئے کہ وہ جلد از جلد اس فریضے سے سبکدوش ہوجائے کیونکہ معلوم نہیں مقدر میں کیا لکھا ہے، اس سال تندرست ہے، ممکن ہے آئندہ سال بیمار ہوجائے، اس سال مالدار ہے، ممکن ہے آئندہ سال غریب ہوجائے، اس وقت زندہ ہے، ممکن ہے آئندہ سال حج سے پہلے انتقال کرجائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائیں۔ (آمین)

www.idauk.org www.idauk.org

www.idauk.org

[1] مسند أحمد، مسند الفضل بن عبّاس عن النبيّ صَلَّى الله عليه وسلّم، (۱۸۳۳)

www.idauk.org

حج سے پہلے

(۱) نیت کی درستگی

حج کا ارادہ رکھنے والے ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنی نیت کو درست کر لے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ[1]

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

اگر نیت اچھی ہوگی تو عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا، اور اگر نیت فاسد ہوگی تو عمل مقبول نہیں ہوگا، آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَأتِيْ عَلٰي النَّاسِ زَمَانٌ يَحُجُّ أَغْنِيَاءُ النَّاسِ لِلنَّزَاهَةِ وَأَوْسَاطُهُمْ لِلتِّجَارَةِ وَفُقَرَاؤُهُمْ لِلْمَسَأَلَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ لِلسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ[2]

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مالدار لوگ سیر وتفریح کی غرض سے، متوسط طبقے کے لوگ تجارت کی غرض سے، اور فقراء بھیک مانگنے کے لئے، اور قرّاء وعلماء ریاکاری اور دکھلاوے کی غرض سے حج کریں گے۔

اس لئے ہمیں اچھی طرح محاسبہ کر کے اپنی نیت درست کر لینی چاہیئے، ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے آپ سے سوال کرے کہ میں حج کے لئے کیوں جا رہا ہوں؟

ہماری نیت صرف یہ ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جو ہمارے خالق ہیں، جنہوں نے ہمیں

---

[1] صحيح البخاري، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي(۱)

[2] مسند الفردوس للدّيلمی، باب الياء(۸۶۸۹)

زندگی دی، صحت دی، مال دیا اور ہمیں اس قابل بنایا کہ ہم اس کے گھر تک پہنچ سکیں، ان کے حکم کو پورا کر کے ان کی رضا اور خوشنودی اور ثوابِ آخرت حاصل کرنے کے لئے حج کے لئے جا رہے ہیں، یہ نیت کر لینے کے بعد پوری کوشش رہے کہ حج سے پہلے اور حج کے دوران بھی یہی نیت رہے اور حج کے بعد مرتے دم تک بھی یہی نیت باقی رہے۔

www.idauk.org www.idauk.org

(۲) اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری سے پہلے توبہ

ہم اللہ تعالیٰ کے دربار میں جا رہے ہیں، وہ ہمارا آقا ہے اور ہم اس کے غلام، آقا کے در پر مجرم ہونے کی حالت میں کسی صورت میں حاضری مناسب نہیں ہے، لہٰذا سفرِ حج سے پہلے چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے سچی توبہ کر لینی چاہئے، چاہے گناہ حقوق اللہ سے متعلق ہوں یا حقوق العباد سے، توبہ کرنے سے پہلے دو رکعات صلوٰۃ التوبہ بھی پڑھ لیں تو اور بہتر ہے۔

www.idauk.org

گناہوں کی دو قسمیں ہیں: حقوق اللہ اور حقوق العباد، ان سے توبہ کی قبولیت کے لئے کچھ شرائط ہیں:

www.idauk.org www.idauk.org

حقوق اللہ: وہ گناہ جن کا تعلق صرف اللہ تعالیٰ کے حقوق سے ہے جیسے نماز، روزہ وغیرہ، ان سے توبہ کے لئے تین شرطیں ہیں:

۱) گناہ کو فوراً چھوڑ دے۔

۲) دل میں ندامت ہو کہ اللہ تعالیٰ جو میرے محسن ہیں، جنہوں نے مجھے عدم سے وجود بخشا اور اتنی ساری نعمتیں عطا کیں، انہی کی نافرمانی کرتا رہا، خوب ندامت اور پچھتاوا ہو۔

www.idauk.org

www.idauk.org

۳) پکّا ارادہ ہو کہ آئندہ یہ گناہ کبھی نہیں کروں گا۔

مذکورہ شرائط کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جن عبادات کے چھوٹنے پر قضا یا کسی قسم کا کفارہ لازم ہوا ہے اسے بھی ادا کیا جائے مثلاً نماز نہیں پڑھی ہے تو حساب کر کے تلافی کا پختہ ارادہ کریں اور حسبِ طاقت ان کی قضا شروع کر دیں، اسی طرح زکوۃ، روزہ، صدقۂ فطر، گزشتہ سالوں کی قربانی وغیرہ کے فرض یا واجب ہونے کے بعد جتنے سالوں تک کوتاہی رہی ہے ان کی تلافی کا پکّا ارادہ کر کے حسبِ استطاعت شروع کر دیں۔

حقوق العباد: جن گناہوں کا تعلق حقوق العباد سے ہے مثلاً کسی کو تکلیف پہنچائی، کسی کی غیبت کی، کسی کا مال چھین لیا، تو مذکورہ تین شرطوں کے ساتھ ایک اور شرط ہے کہ بندے کا جو حق پامال کیا ہے وہ حق واپس کیا جائے، مثلاً اگر مال چھینا ہے تو مال واپس کیا جائے، یا معافی مانگ کر صاحبِ حق کو راضی کر لیا جائے، اور اگر وہ حق ایسا ہے کہ واپس کرنا ممکن نہیں ہے مثلاً کسی کی غیبت کی ہے، تو پھر اس بندے سے معافی مانگ کر اس کو راضی کر لیا جائے، اگر اہلِ حقوق وفات پا گئے ہوں، تو ان کے لئے دعا و استغفار کریں اور مالی حقوق ان کے وارثوں کو ادا کریں، اگر وارثوں کا پتا نہ چلے تو بلانیتِ ثواب غریبوں میں تقسیم کر دیں۔

توبہ جب ان شرطوں کے ساتھ ہوگی تو صحیح ہوگی، اور صحیح توبہ کے بارے میں حدیث شریف میں آتا ہے:

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لا ذَنْبَ لَهُ[1]

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، ذكر التوبة(۴۲۸۴)

www.idauk.org

گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس کا کوئی گناہ ہی نہیں۔

یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ اگر اپنے اوپر کسی کا کوئی واجب مالی حق ہے جیسے قرض، امانت تو اس کو ادا کردیں ورنہ ادائیگی کی وصیت لکھیں اور اپنے لین دین کے لئے کسی معتمد شخص کو مقرر کرلیں۔

حج میں جانے سے پہلے لوگ ایک دوسرے سے اسی لئے ملتے ہیں کہ اگر کسی کے حق میں کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو اسے معاف کرالیں گے، لیکن یاد رہے کہ صرف زبانی اور اوپر اوپر سے معاف کرانے سے حق معاف نہیں ہوتا، اگر کسی کی حق تلفی ہوئی ہے تو پھر اس کے ساتھ معافی کے وقت ایسا طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے جس سے اس کا دل راضی ہوجائے۔

آج کل ہماری ایک غلطی یہ ہے کہ ہم ان لوگوں سے تو ملتے ہیں اور معافی مانگتے ہیں جن سے ہمارے تعلقات اچھے ہیں، اور جن لوگوں سے قطع تعلق یا اختلاف ہے اور جہاں صلح اور صفائی کی ضرورت ہے ان سے نہیں ملتے، رشتہ دار اور ملنے جلنے والوں سے بہت اہتمام سے صلح کر کے دل صاف کر لینا چاہئے بالخصوص اگر ماں باپ حیات ہوں اور ناراض ہوں تو انہیں کسی طرح بھی راضی کر لینا چاہئے۔

(۳) اللہ جلّ شانہ پر بھروسہ

پہلی مرتبہ حج پر جانے والوں کو ایک قسم کی گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے، اس کی ایک وجہ تو فطری ہے کہ جب کوئی شخص کسی انجان ملک کا سفر کرتا ہے تو اسے گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے کچھ لوگ سفرِ حج سے واپسی پر اس سفر کے متعلق

خواہ مخواہ منفی باتیں کرتے ہیں۔

میری آپ سے درخواست ہے کہ ہر قسم کی فکر کو ذہن سے نکال دیجئے، یہ سفر ننانوے فیصد راحت والا ہے، اگر کسی کو تکلیف پیش آتی ہے تو وہ بہت معمولی ہوتی ہے جو دنیا کے ہر سفر میں ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ العَذَابِ[1]

(ہر) سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

یہاں سے ائیر پورٹ جاتے ہوئے بھی تکلیف ہوتی ہے، لیکن شیطان ہمارا دینی نقصان کرنے کے لئے حج کے سفر کی معمولی تکلیف کا بھی ذہن میں بار بار خیال لاتا ہے تاکہ حاجی سے ان مقاماتِ مقدسہ کی برائی بیان کروا کر اس کی نیکیوں کو برباد کرے اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے دوسرے بندوں کو بھی خوف زدہ کر کے حج سے محروم رکھے، ظاہر ہے کہ سفر میں کچھ نہ کچھ تکلیف تو پیش آتی ہے، یہ سفر بھی یہاں سے دوسرے ملک کا، پھر وہاں کئی لاکھ انسان ایک جگہ میں ایک ساتھ وقت گزارتے ہیں، اور پھر حج کے دنوں میں بعض اوقات یہ سارے کے سارے ایک ہی وقت میں ایک ہی کام کر رہے ہوتے ہیں، تو ظاہر ہے کہ کچھ نہ کچھ تکلیف تو ہوگی، مگر اتنی نہیں جتنی لوگ خیال کرتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر ہے کہ اتنے لاکھ حاجی اپنے سارے کام ایک مقرر وقت میں ایک ہی جگہ پر اتنی آسانی کے ساتھ کر لیتے ہیں، حقیقت یہی ہے کہ حج کا سارا نظام اللہ تعالیٰ ہی چلاتا ہے، ظاہر میں جو بھی انتظامات ہوں، مگر حقیقت میں اللہ ہی چلاتا ہے، یہ نظام کسی

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الحج، بَاب السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنْ الْعَذَابِ (١٨١٤)

تنظیم یا حکومت کے بس میں نہیں ہے۔

میرے بھائیو! بیت اللہ شریف پر صرف ایک نگاہ ڈالنے سے آنکھوں کو جو ٹھنڈک پہنچتی ہے اور دل کو جو سرور حاصل ہوتا ہے یہ ایک نعمت ہی اتنی قیمتی ہے کہ اس کے مقابلے میں دنیا بھر کی مصیبتیں ہیچ ہیں، آپ حضرات اس قسم کی منفی باتوں کی طرف توجہ نہ کریں، ان شاء اللہ بہت آسانی سے سفر طے ہوگا۔

میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حجّاج کو تسلی کی ایک عجیب بات بتلایا کرتے تھے، فرماتے تھے کہ جب ہم کسی کے یہاں مہمان بن کر جاتے ہیں تو وہاں پہنچ کر ہم اپنی ضرورتوں کی فکر نہیں کرتے، میزبان سارے انتظامات کرتا ہے، ہم نہ بستر کی فکر کرتے ہیں، نہ ناشتے کی، نہ دوپہر کے کھانے کی، نہ چائے کی اور نہ شام کے کھانے کی، یہ سب میزبان کے ذمّے ہوتا ہے، وہ ہماری فکر رکھتا ہے اور ہر چیز کے متعلق پوچھتا رہتا ہے کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟ آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ جب ایک انسان کی یہ حالت ہے کہ وہ اپنے مہمانوں کا پورا خیال رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ جو ربّ العالمین ہیں، بہت مہربان اور رحم کرنے والے ہیں، جن کے لئے تمام مخلوق کی ضرورتیں پوری کرنا کچھ مشکل نہیں، وہ ہمارے میزبان ہوں تو کیا وہ ہماری ضرورتیں پوری نہیں کریں گے؟ بس ذہن میں یہ بٹھاؤ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مہمان بن کر جارہے ہیں اور ہماری تمام ضرورتیں وہ پوری فرمائیں گے، اور اگر راستے میں کوئی چھوٹی موٹی تکلیف پیش آجائے تو اس وقت یہ سوچیں کہ اگر ہم نے اپنی پچھلی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی ہوتی تو اس تکلیف سے نہ گزرنا پڑتا، یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس قسم کی چھوٹی چھوٹی تکلیفوں کے ذریعے ہمارے گناہوں کو معاف کرکے آخرت کی ہمیشہ کی بڑی تکلیف سے نجات دے رہے ہیں۔

یہ بات بھی عرض کردوں کہ حج سے واپسی پر وہاں کی اچھی باتوں کا تذکرہ کرنا چاہیئے ،اس لئے کہ دو چار تکلیف دہ باتوں کا بار بار تذکرہ شیطانی چال ہے جس کے ذریعے وہ ہمارے حج کے ثواب کو برباد کر کے دوسروں کو وہاں جانے سے روکنا چاہتا ہے، اللہ نہ کرے کہیں ہم دوسروں کے حج کے فریضے سے پیچھے رہنے کا سبب بن جائیں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں جواب دہ ہونا پڑے۔

(۴)رفقاءِ سفر

ساتھیوں کے انتخاب میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ نیک اور صالح ہوں، نیکی اور تقوے کے کاموں میں معین و مددگار رہوں اور عبادت میں ہماری ہمت افزائی کرنے والے ہوں، آخرت کی طرف متوجہ کرنے والے ہوں، اور ہماری دینی روحانی ترقی کی فکر کرنے والے ہوں، اگر وہ پہلے حج کر چکے ہوں تو اور اچھا، اور اگر عالمِ دین بھی ہوں تو نورٌ علیٰ نور۔

یہ خیال بھی رہے کہ ساتھیوں کی جماعت چھوٹی ہو، اور ساتھی سب ہم مزاج اور ہم خیال ہوں۔

جب ہم مزاج ساتھی نہیں ہوتے تو کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہوتی ہے، اور ایسے مبارک سفر میں رنجشوں کا پیدا ہونا، اور پھر اسی حالت میں حج کرنا اچھی بات نہیں ہے، دیکھا گیا ہے کہ اس سفر میں جن لوگوں سے محبّت پیدا ہوجاتی ہے وہ زندگی بھر رہتی ہے، اور ناراضگی بھی زندگی بھر رہتی ہے۔

وہاں جا کر بھی دوستیوں میں نہ پڑے رہیں، ہم یہ مبارک سفر اللہ تعالیٰ کو دوست

www.idauk.org

www.idauk.org

بنانے کے لئے اختیار کر رہے ہیں لہٰذا مخلوق کی دوستیوں میں اپنا وقت ضائع کرنے کے بجائے اپنے آپ کو اس پورے سفر میں ایسے کاموں میں مشغول رکھیں جن سے اللہ تعالیٰ کی خاص دوستی (ولایتِ خاصّہ) نصیب ہو۔

(۵) غیر ضروری سامان

اپنے ساتھ صرف ضروری سامان لے جائیں، کم سامان کے ساتھ کسٹم (customs) میں اور سفر میں ہر جگہ بڑی سہولت ہوگی، عموماً ایسا ہوتا ہے کہ لوگ ضرورت سے زائد سامان لے جاتے ہیں اور سفر میں پریشانی اٹھاتے ہیں، الحمدللہ، حرمین شریفین میں ضرورت کی سب چیزیں ملتی ہیں۔

اپنی ذاتی ضرورت کی چیزوں کے علاوہ احرام کی چادریں (دو عدد)، حج کے مسائل اور فضائل کی کتابیں، دعا کی کتابیں، قبلہ نما (compass)، جانماز، اور پیسے وغیرہ اہم اور قیمتی چیزیں رکھنے کے لئے پیٹی یا پرس لے لیں، دو چھوٹی تھیلیاں بھی لے لیں تا کہ رمی کے لئے کنکریوں کو رکھنے میں کام آئیں، ایک دو چادر بھی لے جائیں تا کہ بوقتِ ضرورت پردے کے لئے کام آسکیں، مزدلفہ میں (sleeping bag) بھی کام آسکتا ہے، بہت سے لوگ ہوٹل کے تکیے اور چادریں وغیرہ منیٰ لے جاتے ہیں، یہ گناہ کا کام ہے، اس سے خوب بچنا چاہئے۔

(۶) رسوم سے بچیں

یہ سفر مبارک ہے اس لئے اسے ہر قسم کی رسم اور رواج سے پاک رکھنا چاہئے، بہت سے کام ہم دیکھا دیکھی کرتے ہیں، جیسے جانے والے حاجیوں کی دعوت، یہ بات یاد رہے

www.idauk.org

کہ جو عمل کسی کو دکھانے کے لئے کیا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہوتا ہے۔

ہاں اگر کوئی خلوص اور محبّت سے دعوت کرے تو اس میں اجر وثواب ہوگا، لیکن اس نیت سے کہ سب ہی رشتہ دار بلا رہے ہیں اس لئے ہمیں بلانا ہی پڑے گا، ثواب سے محرومی ہے، پھر جانے والے دعوتوں سے فارغ ہو کر سب کی دعوت کرتے ہیں، اس کے لئے ہال کرایہ پر لیا جاتا ہے اور اس میں بہت سی وہ بُرائیاں ہوتی ہیں جو شادیوں کی دعوت میں ہوا کرتی ہیں، یہ کتنی بُری بات ہے۔

میرے بھائیو! اس قسم کے تکلفات، رسوم ورواج اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا چاہئے، اور سادگی اور سنّت طریقے کو اختیار کرنا چاہئے۔

(۷) حج کے مسائل کو سیکھنا

جانے والے ہر حاجی کو چاہئے کہ اپنی پسندیدہ زبان میں کسی تجربہ کار معتبر عالم کی حج وعمرہ اور زیارتِ مدینہ منوّرہ کے مسائل اور آداب پر لکھی ہوئی ایسی کتاب حاصل کرلیں جو نہ بہت مختصر ہو نہ بہت طویل، اور اس کا بہت غور سے مطالعہ کریں اور کوشش کریں کہ اس مبارک سفر سے پہلے حج اور عمرہ کے ضروری مسائل کو اچھی طرح سمجھ لیں، اگر کسی اچھے تجربہ کار عالم کی رہنمائی میں اس کتاب کو پڑھ لیں تو بہت بہتر ہے، اگر نہیں تو مطالعہ کے دوران جو بات سمجھ میں نہ آئے اسے نوٹ کرلیں اور کسی معتبر عالم یا مفتی سے سمجھ لیں۔

مسائل کا بار بار مطالعہ کریں اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں علماء سے استفسار کریں، علماءِ کرام کی حج کے مسائل پر مجلسیں میسّر آجائیں تو غنیمت سمجھ کر شرکت کریں، غرض حج کے مسائل سیکھنے کا اتنا اہتمام کریں کہ حج کا طریقہ اس طرح مستحضر ہو

جائے کہ اگر وہاں کسی کو کوئی غلط کام کرتے ہوئے آپ دیکھیں تو اپنی معلومات کے بارے میں شک میں مبتلا نہ ہوں، بلکہ آپ کو پورا اطمینان ہو کہ آپ جو کام کر رہے ہیں وہ بالکل صحیح ہے، بہتر یہ ہے کہ صرف ایک کتاب لے لیں، کبھی کبھی کئی کتابیں پڑھنے سے الجھن پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے کہ ہر کتاب کا انداز الگ ہوتا ہے، جس کی وجہ سے حج کے طریقے کو سمجھنے میں دقّت ہو گی۔

www.idauk.org www.idauk.org

(۸) فضائلِ حج

مسائل کی کتاب کے ساتھ حج میں روح اور جان پیدا کرنے کے لئے ہمارے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نوّر اللہ مرقدہ کی کتاب فضائلِ حج کا بہت اہتمام سے مطالعہ کریں۔

www.idauk.org

رمضان کے بعد سے تقریباً تمام مسجدوں میں تعلیم کے حلقوں میں یہی کتاب پڑھ کر سنائی جاتی ہے، اس لئے ان حلقوں میں شرکت کریں، اور اس کے علاوہ اپنے گھر میں بھی اس کی تعلیم کریں اور خود بھی مطالعہ کریں، سفر میں بھی ساتھ لے جائیں اور اس کو پڑھنے کا اہتمام رکھیں۔

www.idauk.org www.idauk.org

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

روانگی

www.idauk.org

مشورہ: روانہ ہونے سے پہلے آپ کو یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ آپ پہلے مکّہ مکرّمہ جا رہے ہیں یا مدینہ منوّرہ؟ اگر آپ پہلے مدینہ منوّرہ جا رہے ہیں تو آپ کو احرام کی ضرورت

نہیں ہے،لیکن اگر پہلے مکّہ مکرّمہ جارہے ہیں تو آپ کو میقات سے گزرنے سے پہلے احرام میں آنا پڑے گا،لہٰذا اپنی ہینڈ بیگ (hand bag) میں چپل اور دو عدد احرام کی چادریں رکھ لیں۔

مشورہ: سفر میں اپنے ساتھ کھانے کی ہلکی پھلکی کچھ چیزیں بھی لے لیں اس لئے کہ جدّہ ائیرپورٹ پر کبھی دیر لگ سکتی ہے،اس وقت یہ چیزیں کام آتی ہیں۔

(۱) اگر آپ پہلے مکّہ مکرّمہ جارہے ہیں تو گھر سے روانہ ہونے سے پہلے وہ سارے کام کرلیں جو اس وقت جائز ہیں اور احرام میں آنے کے بعد ممنوع ہونے والے ہیں، مثلاً بالوں کو کاٹنا، زیرِ ناف اور بغل کے بالوں کو صاف کرنا، ناخن تراشنا، میاں بیوی کے تعلّقات وغیرہ، اسی طرح روانہ ہونے سے پہلے بہتر ہے کہ غسل بھی کرلیں اس لئے کہ یہ سارے کام ائیرپورٹ پر یا راستے میں مشکل ہوں گے۔

(۲) روانگی سے پہلے اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعات نفل پڑھیں، بہتر یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۂ کافرون پڑھیں اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص۔

(۳) نماز سے فارغ ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور درود شریف کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، سفر کی آسانی اور قبولیت کے لئے، اسی طرح اپنے گھر، کاروبار اور اہل وعیال کی حفاظت کے لئے بھی دعا کریں، یہ دعا ضرور کریں کہ اے اللہ! آپ کے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ کے نیک بندوں نے اس موقع پر جتنی دعائیں مانگی ہیں وہ ساری میرے حق میں قبول فرمالیں۔

نوٹ: اگر مکروہ وقت ہو تو نفل نماز پڑھے بغیر صرف دعا کرلیں۔

www.idauk.org

مفید مشورہ: پورے سفر میں اس بات کا اہتمام رہے کہ جب جب بھی آپ دعا کریں تو دین و دنیا کی حاجتیں مانگ لینے کے بعد یہ دعا ضرور کریں کہ اے اللہ! آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اور آپ کے نیک بندوں نے اس موقع پر جو جو دعائیں مانگی ہیں وہ ساری میرے حق میں قبول فرما۔

www.idauk.org www.idauk.org

(۴) دعا کے بعد اپنے اہل وعیال اور دوست احباب سے الوداعی ملاقات کریں، روانہ ہوتے وقت چہرے سے خوشی ظاہر ہونی چاہئے، آپ بیوی بچوں کو، ماں باپ کو چھوڑ کر جارہے ہیں، اس لئے طبعی غم ضرور ہوگا، لیکن جن مبارک جگہوں میں آپ جارہے ہیں وہ دنیا کی ہر چیز سے بہتر اور افضل ہیں، اس لئے دل اگر غمگین ہو تب بھی چہرے پر اس کا اثر ظاہر نہ ہونے دیں۔

www.idauk.org

(۵) روانہ ہونے سے پہلے اور ہو جانے کے بعد صدقہ بھی کریں۔

مشورہ: ضرورت سے زائد لوگوں کو ائیر پورٹ پر نہیں لے جانا چاہئے اس لئے کہ وقت کی تضییع کے علاوہ فضول خرچی اور دکھاوا بھی ہوتا ہے، عورتوں کے لئے تو وہاں پردے کا اہتمام بھی دشوار ہوتا ہے۔

www.idauk.org www.idauk.org

سفر کے دوران

سفر کے دوران گناہوں سے اجتناب، سنّت کی پابندی اور دعاؤں کا اہتمام ہو، ہاتھ میں تسبیح رکھیں تاکہ ذکر کا اہتمام اور فضول باتوں سے حفاظت رہے، آپس میں دین کی باتیں ہوں، آنکھ، کان، زبان اور باقی اعضاء وجوارح کے ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہوں سے مکمل پرہیز ہو، اس مبارک سفر کی نعمت پر سفر کے دوران، اور واپس گھر

www.idauk.org

www.idauk.org

لوٹنے کے بعد بھی خوب شکر ادا کرتے رہیں کہ یہ ہر ایک کو میسّر نہیں آتی، زبان اور دل کے شکر کے ساتھ حقیقی شکر بھی ضروری ہے کہ پورے سفر میں ہم ایسا کوئی کام نہ کریں جو ہمارے خالق کی ناراضگی کا سبب بن جائے۔

مسئلہ: چونکہ یہ سفر ۴۸ میل سے زیادہ کا ہے اس لئے بستی سے نکلتے ہی آپ مسافر ہو جائیں گے، لہٰذا نمازوں میں قصر کریں گے، یعنی ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں چار رکعات کے بجائے دو رکعات پڑھیں گے، (البتہ مقیم امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ چار رکعات ہی ادا کریں گے)، فجر کی دو اور مغرب کی تین ہی پڑھیں گے، وتر بھی تین ہی رہے گی، جہاں سہولت اور اطمینان کے ساتھ ہو سکے وہاں بہتر یہی ہے کہ سنتوں اور نوافل کا بھی اہتمام کریں، اگر جلدی ہے یا کوئی دشواری ہے تو چھوڑ سکتے ہیں۔

نوٹ: اگر عورت حالتِ حیض میں سفر کر رہی ہے تو پاک ہو جانے کے بعد فوت شدہ نمازوں کی قضا کے سلسلے میں کسی معتبر مفتی سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔

فائدہ: اگر آپ پہلے مکّہ مکرّمہ جا رہے ہیں تو ائیر پورٹ پہنچنے سے پہلے یہ طے کر لینا چاہئے کہ آپ حج کی تین قسموں میں سے کون سا حج کرنے والے ہیں؟

www.idauk.org

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں: حجِّ قران، حجِّ تمتع اور حجِّ افراد۔

حجِّ قران

حجِّ قران کرنے والا ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ دونوں کرتا ہے، حجِّ قران کرنے والے کو قارِن کہا جاتا ہے، میقات پر عمرہ اور حج دونوں کی نیت کے ساتھ احرام میں داخل ہوگا، مکّہ مکرّمہ جا کر عمرہ کرے گا، مگر سعی سے فارغ ہونے کے بعد حلق نہیں کرے گا، بلکہ احرام کی حالت میں رہ کر حج بھی اسی احرام کے ساتھ کرے گا، حجِّ قران کرنے والے کے لئے مسنون ہے کہ عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد طوافِ قدوم کرے، حجِّ قران کرنے والا دسویں ذی الحجّہ کی رمی سے فارغ ہوکر دمِ شکر (حج کی قربانی) اور حلق کے بعد احرام سے نکلے گا، حجِّ قران میں دمِ شکر (حج کی قربانی) واجب ہے۔

حجِّ تمتّع

حجِّ تمتّع کرنے والا بھی ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ دونوں کرتا ہے، حجِّ تمتّع کرنے والے کو متمتِّع کہا جاتا ہے، میقات پر جب احرام میں داخل ہوگا تو صرف عمرے کی نیّت کرے گا، مکّہ مکرّمہ پہنچ کر طواف، سعی اور حلق کرے گا اور عمرے کے احرام سے فارغ ہوکر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائے گا، اب یہ مکّہ مکرّمہ میں حج کے دنوں تک احرام کی پابندیوں کے بغیر رہے گا، پھر وہ آٹھویں ذی الحجّہ کو منیٰ جانے سے پہلے حج کی نیّت سے دوبارہ احرام میں داخل ہوکر حج کرے گا، دس ذوالحجّہ کی رمی، دمِ شکر (حج کی قربانی)

اورحلق سے فارغ ہوکراحرام سے نکلے گا، حجِّ تمتّع میں بھی دمِ شکر (حج کی قربانی) واجب ہے۔

حجِّ افراد

حجِّ افرادمیں حج کرنے والاصرف حج کرتا ہے، حجِّ افراد کرنے والے کومفرِد کہا جاتا ہے، میقات پر جب احرام میں داخل ہوگا تو وہ صرف حج کی نیت کرے گا، مکّہ مکرّمہ پہنچ کرطوافِ قدوم کرے گا، طوافِ قدوم سے فارغ ہونے کے بعداحرام ہی میں رہے گا اورآٹھویں ذی الحجّہ کومنٰی جائے گا اور حج کرے گا، دسویں ذی الحجہ کی رمی کر کے حلق کے بعداحرام سے نکلے گا، حجِّ افرادمیں دمِ شکر (حج کی قربانی) مستحب ہے۔

حج کی ان تینوں قسموں میں حلق کے بعد بھی ایک چیز ممنوع رہتی ہے اور وہ ہے میاں بیوی کے تعلقات، وہ اس وقت تک منع ہیں جب تک طوافِ زیارت نہ کرلے۔

حجِّ افراد اور حجِّ قران کرنے والوں کوعموماً دیر تک احرام میں رہنا پڑتا ہے، اور حجِّ تمتّع کرنے والوں کو زیادہ دیر تک نہیں رہنا پڑتا، وہ عمرہ کرکے، حلق سے فارغ ہوکراحرام کی پابندیوں سے حج تک آزاد ہوجاتے ہیں اس لئے اس میں آسانی رہتی ہے، اسی وجہ سے اکثرلوگ حجِّ تمتّع کرتے ہیں، البتہ فضیلت کے اعتبار سے حجِّ قران افضل ہے، پھرحجِّ تمتّع اوراخیر میں حجِّ افراد۔

مسئلہ: حجِّ تمتع اور حجِّ قران حدودِ میقات کے باہر رہنے والوں کے لئے ہے، حدودِ میقات کے اندر رہنے والوں کے لئے صرف حجِّ افراد ہے۔

کتاب سے استفادے کا طریقہ

حجِّ قران

۱)میقات پر یا میقات سے پہلے عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھیں۔(احرام باندھنے کا طریقہ تسہیل العمرۃ ص۲۱ پر 'احرام' کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیں، البتہ یہ بات ذہن میں رہے کہ آپ کو عمرہ اور حج دونوں کی نیت کرنی ہے)۔

۲) مکّہ مکرّمہ پہنچ کر صرف طواف اور سعی کریں، حلق یا قصر نہ کریں۔(طواف اور سعی کے احکام تسہیل العمرۃ ص۳۶ پر ملاحظہ فرمائیں)۔

۳)سعی کرنے کے بعد طوافِ قدوم کریں۔

مسئلہ: طوافِ قدوم کو سعی کے بعد فوراً کرنا ضروری نہیں ہے، ہاں جتنا جلدی کریں اچھا ہے۔

مسئلہ: حجِّ قران کرنے والے حج کی سعی طوافِ قدوم کے بعد بھی کر سکتے ہیں اور طوافِ زیارت کے بعد بھی، مگر طوافِ قدوم کے بعد افضل ہے۔

۴)اگر آپ حج کی سعی طوافِ قدوم کے بعد کرنے والے ہیں تو طواف کے پہلے تین چکّروں میں رمل اور تمام چکروں میں اضطباع بھی کریں۔

۵)طوافِ قدوم کے بعد اگر حج کی سعی کرنے کا ارادہ ہے تو اب سعی کرلیں۔

۶)اب آپ حج تک احرام کی حالت میں رہیں گے اور حج کے لئے نئے سرے سے احرام میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۷)اب آپ حج کے پانچ دن کے احکام ص ۳۴ سے ملاحظہ فرمائیں۔

حجِّ تمتّع

۱) میقات پر یا میقات سے پہلے صرف عمرے کا احرام باندھیں۔ (احرام باندھنے کا طریقہ تسہیل العمرۃ ص۲۱ پر 'احرام' کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیں)۔

۲) مکّہ مکرّمہ پہنچ کر طواف، سعی اور حلق کریں۔ (طواف، سعی اور حلق کے احکام تسہیل العمرۃ ص۳۶ پر ملاحظہ فرمائیں)۔

۳) حلق کے بعد آپ احرام سے نکل جائیں گے اور حج تک احرام کی پابندیوں سے آزاد رہیں گے۔

۴) اب آپ حج کا طریقہ ص۳۴ سے ملاحظہ فرمائیں اور اس کے مطابق حج کریں۔

حجِّ افراد

۱) میقات پر یا میقات سے پہلے صرف حج کا احرام باندھیں۔ (احرام باندھنے کا طریقہ تسہیل العمرۃ ص۲۱ پر 'احرام' کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیں، **البتہ یہ بات ذہن میں رہے کہ آپ کو حج کی نیت کرنی ہے، نہ کہ عمرے کی**)۔

۲) مکّہ مکرّمہ پہنچ کر طوافِ قدوم کریں۔ (طواف کا طریقہ تسہیل العمرۃ ص۳۶ پر ملاحظہ فرمائیں)۔

مسئلہ: حجِّ افراد کرنے والے حج کی سعی طوافِ قدوم کے بعد بھی کر سکتے ہیں اور طوافِ زیارت کے بعد بھی، مگر طوافِ زیارت کے بعد افضل ہے۔

www.idauk.org

مسئلہ: اگر آپ حج کی سعی طوافِ قدوم کے بعد کرنے والے ہیں تو طواف کے پہلے تین چکّروں میں رمل اور تمام چکروں میں اضطباع بھی کریں۔

۳) طوافِ قدوم کے بعد اگر حج کی سعی کرنے کا ارادہ ہے تو اب سعی کر لیں۔(سعی کا طریقہ تسہیل العمرۃ ص ۴۹ پر ملاحظہ فرمائیں)۔

۴) اب آپ حج تک احرام کی حالت میں رہیں گے اور حج کے لئے نئے سرے سے احرام میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۵) اب آپ حج کے پانچ دن کے احکام ص ۳۴ سے ملاحظہ فرمائیں۔

حجِّ بدل

اگر حجِّ بدل کا ارادہ ہے تو اس کے بارے میں کسی عالم یا مفتی سے رہنمائی حاصل کریں۔

www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org

حج کے پانچ دن

حج کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

- جب تم اپنے گھر سے بیت اللہ کی نیت سے چلو گے تو تمہاری اونٹنی کے ہر قدم پر تمہارے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک گناہ مٹایا جائے گا اور
- طواف سے فارغ ہو کر تمہارا دو رکعتیں پڑھنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے اور
- صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا ستّر غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور
- عرفہ کے دن شام کو عرفات کے میدان میں وقوف کے وقت اللہ تعالیٰ سماءِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرشتوں کے ساتھ تم پر فخر فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندو! تم غبار آلود، پراگندہ بال، ہر گہری اور کشادہ وادی سے میرے پاس آئے ہو اور جنت کی امید رکھتے ہو، اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرّات یا بارش کے قطروں یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں، پھر بھی میں نے بخش دیئے، اب تم بخشے بخشائے ہوئے لوٹ جاؤ اور جن کے لئے تم سفارش کرو ان کو بھی میں نے بخش دیا۔
- جمرات کی رمی میں ہر کنکری کے بدلے ہلاک کرنے والے گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ معاف ہوگا اور

www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org

• حج کی قربانی تمہارے رب کے پاس ذخیرہ ہے اور

• سر منڈانے میں ہر بال کے بدلہ ایک نیکی ملے گی اور ایک گناہ معاف ہوگا اور

• پھر اخیر میں بیت اللہ کا طواف ایسی حالت میں ہوگا کہ تمہارا کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا، اور ایک فرشتہ آکر تمہارے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھے گا اور کہے گا کہ آئندہ نئے سرے سے عمل کرو، اس لئے کہ تمہارے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔[۱]

احرام

احرام حج کے فرائض میں سے ہے، اس کے بغیر حج درست نہیں ہوگا۔

حجّ افراد اور حجّ قران کرنے والے حج کے احرام میں پہلے سے ہیں اس لئے انہیں احرام میں آنے کی ضرورت نہیں ہے، ص ۲۴ پر 'منیٰ کے لئے روانگی' سے پڑھ کر عمل کیجئے۔

حجّ تمتّع کرنے والے چونکہ عمرہ سے فارغ ہو کر احرام سے نکل گئے ہیں اس لئے انہیں آٹھ ذوالحجّہ کو منیٰ جانے سے پہلے حج کے احرام میں آنا پڑے گا، (اسی طرح مکّہ مکرّمہ میں رہنے والے لوگ بھی حج کا احرام باندھیں گے)۔

حج کا احرام

(ا) آٹھویں ذی الحجّہ کو منیٰ کے لئے روانہ ہونے سے پہلے حج کے احرام میں آنا ہے، آپ کو اختیار ہے چاہے آٹھ ذوالحجّہ کی صبح کو احرام میں آئیں یا رات ہی کو یا اس سے

[۱] مسند البزار، مسند ابن عمر باب مجاهد عن ابن عمر (٦١٧٧)

www.idauk.org

بھی پہلے جب دل چاہے احرام میں آجائیں۔

فائدہ: احرام کا طریقہ وہی ہے جو عمرے کے احرام میں تسہیل العمرۃ ص ۲۱ پر بتلایا گیا ہے، البتہ یہ ذہن میں رہے کہ آپ کو حج کی نیّت کرنی ہے۔

(۲) مستحب ہے کہ پہلے ان تمام کاموں سے فارغ ہوجائیں جو جائز ہیں مگر احرام میں آجانے کے بعد ممنوع ہوجانے والے ہیں، اس کے بعد غسل کرلیں اور احرام کی دو چادریں پہن لیں اور خوشبو استعمال کریں، عورتیں سلے ہوئے کپڑے پہنی رہیں۔

(۳) مرد حضرات کے لئے افضل یہ ہے کہ حرم شریف میں احرام کی نیت کریں، اس لئے وہ حرم شریف میں آکر اگر ہوسکے تو نفل طواف کریں ورنہ دو رکعات تحیّۃ المسجد پڑھیں، عورتوں کے لئے افضل یہ ہے کہ اپنی قیام گاہ پر ہی نیت کریں، مرد حضرات کے لئے بھی حرم شریف میں احرام باندھنا ضروری نہیں ہے، جن لوگوں کا قیام حرم شریف سے دور ہے ان کے لئے آسانی اسی میں ہے کہ اپنی قیام گاہ پر احرام میں آئیں۔

(۴) اب احرام کے لئے دو رکعات نفل سر ڈھانپ کر پڑھیں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو، بہتر یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھیں، اگر مکروہ وقت ہو یا عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو، تو ان دو رکعتوں کو چھوڑ دیں۔

(۵) نماز کے بعد مرد حضرات سر سے چادر ہٹالیں۔

(۶) اب حج کی نیت کریں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُرِيْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ

اے اللہ! (آپ ہی کی رضا کے لئے) حج کی نیت کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور میری طرف سے قبول کر لیجئے!

مسئلہ: اگر حج فرض ہے تو فرض کی نیت کریں اور نفل ہے تو اس کی اور حجِّ بدل ہے تو نام لیں کہ فلاں کی طرف سے حج کا احرام باندھتا ہوں۔

www.idauk.org www.idauk.org

(۷) اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ

میں حاضر ہوں اے اللہ، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریفیں اور تمام نعمتیں اور بادشاہت آپ ہی کے لئے ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

(۸) اب درود شریف پڑھ کر دعا کریں۔

(۹) نیت اور تلبیہ پڑھتے ہی آپ احرام میں آجائیں گے، اب تمام ممنوعاتِ احرام سے بچنے کا اہتمام کریں، ممنوعاتِ احرام تسہیل العمرۃ ص ۲۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ: حجِّ تمتّع کرنے والوں کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کریں، لیکن اگر وہ منیٰ جانے سے پہلے کر لیں تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ: حجِّ تمتّع کرنے والے اگر سعی حج سے پہلے کرنا چاہیں تو احرام میں آنے کے بعد ایک نفل طواف کریں اور اس کے بعد سعی کریں، اس لئے کہ طواف کے بغیر سعی نہیں ہو سکتی، اس نفل طواف میں اضطباع اور رمل بھی ہوگا، اس لئے کہ ہر اس طواف میں جس کے

بعد سعی ہو، اضطباع اور رمل سنت ہے۔

حجّ افراد اور حجّ قران کی سعی کی تفصیل ص ۲۹، ص ۳۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ: احرام میں آجانے کے بعد کثرت سے تلبیہ پڑھیں، دیگر اذکار بھی پڑھیں مگر حالتِ احرام میں سب سے افضل ذکر تلبیہ ہے اور یہ حج کا خاص شعار ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں تسہیل العمرۃ ص ۲۷ پوئنٹ ۱۱)

مشورہ: ۸ ذوالحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے مکّہ مکرّمہ میں تمام نمازوں کی اذان کا وقت نوٹ کرلیں، اور حج کے ایام میں اسی کے مطابق نمازیں ادا کریں، دوسروں کی دیکھا دیکھی ہرگز نماز نہ پڑھیں، کبھی کبھی لوگ اندازہ کرکے وقت سے پہلے ہی پڑھ لیتے ہیں اور نماز نہیں ہوتی۔

مشورہ: آرام کرنے کے لئے چٹائی یا sleeping bag ساتھ لے جائیں، چادر بھی ساتھ لے لیں تاکہ پردے کی ضرورت ہو تو کام آئے۔

مسئلہ: ہوٹل کی چادریں وغیرہ اپنے استعمال کے لئے منیٰ لے جانا جائز نہیں ہے۔

حج کا پہلا دن

(آٹھویں ذی الحجہ)

منیٰ کے لئے روانگی

یہ پانچ دن حج کے ایّام کہلاتے ہیں، اس سفر کے اصل دن یہی ہیں اس لئے کہ حج کے ارکان ان میں ادا کئے جاتے ہیں، ان ایّام میں عبادت، ذکر، توبہ اور دعا کا خوب اہتمام کریں اور گناہوں سے مکمّل پرہیز کریں، اسی طرح فضول اور لایعنی سے بھی خوب بچیں، ہر آن ہر گھڑی اللہ کی طرف توجہ رہے،

ہر دم اللہ اللہ کر، نور سے اپنا سینہ بھر

سنت یہ ہے کہ آٹھویں ذی الحجہ کو سورج طلوع ہونے کے بعد منیٰ کے لئے روانہ ہوں اور ایسے وقت میں پہنچیں کہ ظہر مستحب وقت میں ادا ہو سکے۔

مسئلہ: طلوعِ آفتاب سے پہلے منیٰ کے لئے روانہ ہونا خلافِ اولیٰ ہے اس لئے کوشش کریں کہ طلوعِ آفتاب کے بعد روانگی ہو، لیکن اگر کوئی سورج نکلنے سے پہلے، بلکہ صبح صادق سے پہلے یا رات ہی کو روانہ ہو جائے تب بھی جائز ہے، tour operator (ٹور آپریٹر) کے انتظام کی وجہ سے جلدی جانا پڑے تو مضائقہ نہیں ہے، راستے میں تلبیہ و ذکر کی کثرت رہے۔

مشورہ: جو لوگ نئے اور ناتجربہ کار ہیں ان کے لئے منیٰ میں اپنی قیام گاہ تک پہنچنا آسان نہیں ہوتا، اس لئے ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے گروپ کے نظام کے مطابق بس میں سفر کریں۔

منیٰ میں قیام

(۱)منیٰ میں تقریباً چوبیس گھنٹے کا قیام ہے اور ظہر،عصر،مغرب،عشاء اور فجر کی نمازیں وہیں ادا کرنی ہیں، اسی طرح رات بھی منیٰ میں گزارنی ہے، یہ دونوں کام سنت ہیں، اگر کوئی شخص مکّہ مکرّمہ میں قیام کر کے نویں کو سیدھا عرفات چلا جائے تو گو اس کا حج ہو جائے گا،لیکن خلافِ سنت ہوگا۔

(۲)منیٰ کا قیام اللہ تعالیٰ کی عبادت،ایک دوسرے کی خدمت اور سیکھنے سکھانے میں گزرے، گناہ سے مکمل پرہیز ہو،کسی کی تحقیر،نفرت، یا کسی کے ساتھ لڑائی جھگڑا ہرگز نہ ہو، بدنظری،غیبت اور فضول کاموں سے بھی اپنے آپ کو خوب بچائیں۔

مسئلہ: جدید تحقیق اور مشاہدے کے مطابق آج کل مکّہ مکرّمہ کی آبادی منیٰ اور مزدلفہ تک پہنچ گئی ہے، لہٰذا جو شخص حج کے لئے جائے اور مکّہ مکرّمہ میں اس کا قیام حج کے پانچ دن سمیت ۱۵ دن اور راتیں یا اس سے زیادہ ہو تو اسے مکّہ مکرّمہ، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات، تمام جگہوں میں نماز پوری پڑھنی ہوگی، اس کے لئے قصر کا حکم نہیں ہے۔

مسئلہ: منیٰ میں قیام کی سنّت صرف منیٰ میں قیام کرنے سے ادا ہوسکتی ہے اور منیٰ کی حدودِ شرعیہ شریعت کی طرف سے طے شدہ ہیں؛ اس لئے منیٰ کے ایّام میں راتوں کا قیام منیٰ ہی میں ہو، منیٰ کا نمازوں کے قصر و اتمام کے سلسلے میں مکّہ مکرّمہ کا حصّہ ہونے کے یہ معنیٰ ہرگز نہیں ہیں کہ منیٰ میں قیام کی سنّت مکّہ مکرّمہ کے کسی محلّے میں رہنے سے ادا ہوجائے گی، منیٰ کی حدودِ شرعیہ میں قیام اور شب گزاری کو چھوڑ کر مکّہ مکرّمہ میں قیام کرنا خلافِ سنّت ہے۔

www.idauk.org

اہم فائدہ: منیٰ ،عرفات اور مزدلفہ میں پردے کے احکام کا پورا خیال رکھیں، مردوں اور عورتوں کا اختلاط بالکل نہ ہو ،عورتیں مردوں کے سامنے چہرہ کھول کر نہ آئیں، مردوں کے پاس سے گزرنے کی ضرورت پڑے تو چادر کو چہرے کے آگے رکھ کر پردہ کرلیں، یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور ضروری ہے اور احرام کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی بہت سنگین ہے۔

فائدہ: آج کل تلبیہ کے سلسلے میں بڑی کوتاہی اور غفلت برتی جاتی ہے، حالانکہ حج کے ایام میں یہ اذکار کی روح ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر یہ ہدایت کی کہ آپ اپنے صحابہؓ کو بلند آواز سے تلبیہ پڑھنے کا حکم دیں، کیونکہ تلبیہ حج کا خاص شعار ہے۔[1] اس لئے اس کے ورد کا بہت زیادہ اہتمام ہونا چاہئے، جب کسی سے ملاقات ہو، اونچی جگہ چڑھتے وقت، نیچے اترتے وقت، بیٹھتے، اٹھتے ،نمازوں کے بعد، صبح کو، شام کو، ہر حال میں تلبیہ پڑھتے رہنا چاہئے اور جب بھی پڑھیں تین مرتبہ پڑھنے کی کوشش کریں، اور اس کے بعد آہستہ سے درود شریف پڑھ کر یہ دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ

مشورہ: آٹھویں کو منیٰ آنے کے بعد سے دسویں کو مزدلفہ سے منیٰ لوٹنے تک اگر کھانے پینے میں احتیاط کریں گے تو عرفات اور مزدلفہ میں بہت سہولت رہے گی، پھل اور ہلکی پھلکی غذا پر گزارہ کریں۔

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الحج، باب رفع الصوت بالتلبية، (۲۹۳۵)

www.idauk.org

مشورہ: حج کے پانچ دنوں میں اپنے ساتھ صرف ضروری سامان لے جائیں، بعض لوگ بہت سامان لے لیتے ہیں اور منیٰ پہنچنے کے بعد پریشان ہوتے ہیں کہ اب اس کے ساتھ کیا کریں؟ کپڑوں کا ایک جوڑا، لوٹا، چادر، پانی کا تھرماس، چٹائی toiletries اور کچھ بسکٹ وغیرہ ہلکی پھلکی کھانے کی چیزیں کافی ہیں۔

مشورہ: منیٰ اور عرفات میں ہر جگہ خیمے ہی خیمے ہوتے ہیں، اس لئے بغیر ضرورت اپنے خیمے سے باہر نہ جائیں، اگر کسی وجہ سے نکلنا ضروری ہوجائے تو زیادہ دور نہ جائیں ورنہ واپس پہنچنا مشکل ہوگا، ہر وقت اپنے خیمے کے پتے والا شناختی کارڈ اپنے ساتھ رکھیں۔

مسئلہ: ۹ ذوالحجّہ (یوم عرفہ) کی فجر کی نماز سے لے کر ۱۳ ذوالحجّہ کی عصر کی نماز تک ہر فرض نماز کے بعد ہر مرد اور عورت پر تکبیرِ تشریق پڑھنا حج میں بھی واجب ہے، مرد حضرات جہراً پڑھیں اور عورتیں آہستہ، تکبیر تشریق کے الفاظ یہ ہیں: اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

مسئلہ: نمازوں کے بعد پہلے تکبیرِ تشریق پڑھیں پھر تلبیہ۔

www.idauk.org

حج کا دوسرا دن

(نویں ذی الحجہ)

عرفات کے لئے روانگی

وقوف عرفہ فرض ہے اور حج کی روح ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

الْحَجُّ عَرَفَةُ[۱]

حج درحقیقت عرفہ ہی ہے۔

اگر کوئی شخص حج کے تمام ارکان ادا کرلے، مگر وقوفِ عرفہ کے لئے مقرّرہ وقت میں ایک لمحے کے لئے بھی عرفات میں نہ جا سکے تو اس کا حج نہیں ہوگا، اور اس کے برعکس اگر کسی شخص نے افعالِ حج میں سے کوئی کام نہیں کیا، لیکن سوتے سوتے، یا بے ہوشی کی حالت میں کسی نے اس کو عرفات میں مقرّرہ وقت میں ایک لمحے کے لئے بھی پہنچا دیا تو دوسرے ارکان مکمل نہ کرنے کی وجہ سے ان کی قضا یا دم وغیرہ لازم آئے گا، لیکن اس کا حج ہوجائے گا۔

(۱) منیٰ سے عرفات کے لئے سورج طلوع ہونے کے بعد نکلنا سنت ہے، اور سورج طلوع ہونے سے پہلے منیٰ سے نکلنا جائز ہے مگر خلافِ سنّت ہے، لہٰذا کوشش کی جائے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد روانہ ہوں، (اگر tour (ٹور) والوں کے انتظام سے مجبور ہوکر سورج طلوع ہونے سے پہلے روانہ ہونا پڑے تو گنجائش ہے)۔

---

[۱] سنن الترمذي، أبواب الحج، باب في من أدرك الإمام بجمع فقد أدرك الحج، (۸۹۹)

www.idauk.org

(۲) نہایت ذوق وشوق کے ساتھ عاشق بن کر رحمتِ خداوندی کی امید سے سرشار ہوکر، زبان پر تلبیہ، ذکراور تسبیح وتکبیر کے ساتھ عرفات کی طرف سفر کریں، آج کا یہ دن حج کالبِّ لباب ہے۔

(۳) مستحب ہے کہ عرفہ جاتے ہوئے تلبیہ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه اور اللّٰهُ أَكْبَر، استغفار، درود شریف وغیرہ اذکار اور دعا میں مشغول رہیں، جب جبلِ رحمت پر نظر پڑے تو دعا کریں، فقہاء نے اس موقع پر یہ دعا نقل کی ہے جو مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَوَجْهَكَ أَرَدْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ وَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَوَجِّهْ لِيَ الْخَيْرَ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

اے اللہ! میں آپ ہی کی طرف متوجّہ ہوں اور آپ ہی کی ذات پر مجھے بھروسہ ہے اور آپ ہی کی رضا مجھے مطلوب ہے، اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر توجّہ فرما، میری درخواست پوری فرما، اور میں جہاں بھی جاؤں میرے لئے خیر مقدّر فرما، اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے)۔

(۴) اس کے بعد تلبیہ پڑھتے ہوئے عرفات میں داخل ہوں۔

وقوفِ عرفہ کا وقت

مسئلہ: چونکہ وقوفِ عرفہ بہت اہم رکن ہے اس لئے شریعتِ مطہرہ نے اس کے وقت میں بھی بہت گنجائش رکھی ہے، ۹ ذوالحجہ کو زوال کے بعد شروع ہوکر پورا دن اور صبح صادق

www.idauk.org

تک پوری رات رہتا ہے، حاجی کے لئے اس پورے وقت میں سے وہاں کم از کم ایک لمحے کے لئے ٹھہرنا فرض ہے، ورنہ حج ادا نہیں ہوگا۔

مسئلہ: عرفات میں زوال کے بعد پہنچنا افضل ہے مگر اس سے پہلے پہنچنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: اگر عرفات میں زوال سے پہلے پہنچ گیا تو زوال سے لے کر، یا زوال کے بعد جب بھی پہنچے اس وقت سے لے کر غروب تک ٹھہرنا واجب ہے، اگر کوئی شخص اس دوران وقوف کر کے غروب سے پہلے عرفات سے چلا جائے تو گو اس کا فرض ادا ہو جائے گا، لیکن واجب چھوڑنے کی وجہ سے اس پر دم لازم ہوگا۔

وقوفِ عرفہ

(۱) عرفات پہنچنے کے بعد اپنی ساری ضروریات سے فارغ ہو جائیں، جب زوال ہو جائے تو اگر ممکن ہو تو غسل کریں ورنہ وضوء، غسل افضل ہے۔

(۲) (زوال ہوتے ہی) اب ظہر کی نماز جماعت سے ادا کریں اور اس کے بعد وقوف شروع کریں۔

آج کا یہ دن بہت ہی اہم ہے، جگہ بھی بہت خاص ہے اور وقت بھی، آج کے لمحات زندگی کے بہت قیمتی اور بہترین لمحات ہیں، اس لئے پوری کوشش کریں کہ ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو، پورے انہماک کے ساتھ ذکر اللہ، تسبیح، توبہ، استغفار، گریہ وزاری کے ساتھ دعا اور عبادت میں گزاریں، بار بار تلبیہ بھی پڑھیں، اس سیاہ کار اور اس کے متعلّقین کے لئے بھی ضرور دعا کریں، سائل کا حق ہوتا ہے۔

مسئلہ: عرفات میں ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنے کے لئے کچھ شرائط ہیں، جو ساری کی ساری خیمے میں نماز پڑھنے کی صورت میں نہیں پائی جاتیں، اس لئے ظہر کو اس کے وقت میں پڑھنا ہے اور عصر کو اس کے وقت میں۔

مشورہ: حجّاج کو میدانِ عرفات کی مسجد، مسجد النمرۃ میں نماز پڑھنے کا شوق ہوتا ہے، اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ظہر اور عصر کی نمازیں وہیں پڑھی تھیں، لیکن نئے ناتجربہ کار ساتھیوں کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اپنے خیمے ہی میں نمازیں پڑھیں، اس لئے کہ مسجد النمرہ تو آسانی سے مل جائے گی، مگر واپسی پر اپنا خیمہ تلاش کرنے میں دشواری ہوگی، ہوسکتا ہے کہ آپ راستہ بھول جائیں اور خود بھی پریشان ہوں اور ساتھیوں کو بھی پریشانی ہو۔

(۳) وقوف کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رُخ کھڑے ہو کر ہاتھ دعا کی طرح اٹھا کے ذکر و عبادت میں مشغول رہیں، اگر تھک جائیں تو بیٹھنے کی بھی گنجائش ہے، مگر لیٹنا مکروہ ہے، معذور کے لئے لیٹنے کی بھی اجازت ہے، جب تک کھڑے رہ سکتے ہیں کھڑے رہیں اور جب تھک جائیں تو بیٹھ جائیں، جب دوبارہ قوّت ہو تو پھر کھڑے ہوجائیں، اسی طرح جب تھک جائیں تو ہاتھ چھوڑ دیں، پھر جب قدرت ہو تو ہاتھ اٹھالیں۔

مسئلہ: جبلِ رحمت کے قریب وقوف کرنا سنت ہے اس لئے جبلِ رحمت سے جتنا قریب ہوں بہتر ہے، وقوف کے لئے جبلِ رحمت پر چڑھنا بدعت ہے۔

مشورہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جبلِ رحمت کے دامن میں وقوف فرمایا تھا، لہٰذا

مسنون یہی ہے کہ وہاں وقوف کیا جائے، لیکن وہاں پہنچ کر وہاں سے واپس اپنے گروپ تک پہنچنا مشکل ہے، اس لئے کمزور لوگ یا جن کے ساتھ کمزور ہیں وہ اپنے خیمے کے پاس ہی وقوف کریں۔

مسئلہ: یہ بھی سنت ہے کہ وقوف کے دوران اس طرح ہاتھ اٹھا کر کھڑا رہے جس طرح دعا میں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ کھلے آسمان کے نیچے دھوپ میں کھڑا رہے اور سایے میں کھڑا نہ رہے، لیکن اگر تکلیف کا اندیشہ ہو تو حرج نہیں ہے۔

مشورہ: کمزور یا جو لوگ گرمی کے عادی نہیں، وہ ظہر کے بعد سے عصر تک جب سورج اپنے شباب پر ہوتا ہے خیمے ہی میں قبلہ رو کھڑے ہو کر عبادت میں مشغول رہیں، اور عصر کے بعد جب گرمی کم ہو جائے اس وقت خیمے سے باہر آ جائیں۔

مسئلہ: پردے کا خوب اہتمام ہو، عورتوں کو مردوں کے ساتھ کھڑا ہونا جائز نہیں ہے، اگر پردہ مشکل ہو تو عورتیں خیمے کے اندر ہی با پردہ رہیں۔

فائدہ: عرفات کے وقوف کے لئے شریعت کی طرف سے کسی مخصوص عبادت یا ذکر کی تعیین نہیں کی گئی ہے، کلمۂ طیبہ پڑھیں، دوسرا کلمہ پڑھیں، تیسرا یا چوتھا پڑھیں، درود شریف پڑھیں، اپنی دنیا اور آخرت کی تمام ضرورتوں کے لئے دعا کریں، اور اس یقین کے ساتھ کریں کہ میرا رحیم و کریم آقا آج میری ہر دعا کو ضرور قبول کرے گا، یہ دعا ضرور کریں کہ اے اللہ! آپ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، دوسرے انبیاء علیہم السلام اور صلحاءؒ نے اب تک اس مقام پر جو دعائیں کی ہیں وہ ساری میرے حق میں اور میرے متعلقین اور پوری

www.idauk.org

www.idauk.org

امت کے حق میں قبول فرما۔ استغفار پڑھیں، خوب عاجزی اور ندامت کے ساتھ دل کی گہرائی سے تمام گناہوں سے بچنے کا معاہدہ کر کے توبہ کریں، خوب آنسو بہائیں اور معافی مانگیں، دل لگا کر بہت عاجزی اور توجہ کے ساتھ دعا کریں، الحزب الاعظم، مناجاتِ مقبول، الاستغفار، المعوّذات یا نورانی دعائیں مع اسماءِ حسنیٰ پڑھیں، قرآن شریف کی تلاوت کریں، نماز میں مشغول رہیں، ذکر اور دعا کے دوران تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد لبیک پڑھتے رہیں، بلاضرورت آپس کی جائز گفتگو سے بھی پرہیز کریں، یاد رہے کہ آج اعمال میں کوتاہی یا کمی کا کبھی بھی تدارک نہیں ہو سکے گا۔

عرفہ کے دن کے اذکار

(۱) ایک حدیث میں ہے کہ بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے، اور بہترین کلمہ جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے پڑھا وہ یہ ہے لَاإِلَهَ إِلَّااللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔[۱]

(۲) ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلہ اللہ علیہ وسلم کی عرفہ کے دن اکثر دعا یہ ہوتی تھی لَاإِلَهَ إِلَّااللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔[۲]

(۳) ایک اور حدیث میں ہے کہ جب کوئی مسلمان عرفہ کے دن میدانِ عرفات میں وقوف کرتا ہے اور پھر قبلہ رُخ ہو کر مندرجہ ذیل اذکار پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کا کیا بدلہ ہے جس نے میری

---

[۱] سنن الترمذي أبواب الدعوات، باب بلا ترجمة (۳۸۸۵)

[۲] مسند أحمد، مسند عبد الله بن عمرو (۲۹۶۱)

www.idauk.org

تسبیح کی، میری تہلیل کی اور میری بڑائی اور عظمت بیان کی اور مجھے پہچان کر میری ثنا کی اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا؟ (پھر اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ) اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو کہ میں نے اس کو معاف کر دیا اور میں نے اس کی سفارش اس کے حق میں قبول کی اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرتا تو میں میدانِ عرفات میں موجود تمام حاجیوں کے حق میں اس کی سفارش قبول کر لیتا۔

• سو مرتبہ لَاإِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ،لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلىٰ كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْر

• سو مرتبہ ﴿قُلۡ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُولَدۡ وَلَمۡ يَكُنۡ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ (الاخلاص)

• سو مرتبہ اللّٰهُمَّ صَلِّ علىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلي آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلي إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ۔[1]

مشورہ: عصر کی نماز پڑھ کر مغرب سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اس وظیفے کو پڑھیں اور اس کے بعد غروب تک پوری توجہ کے ساتھ دعا میں مشغول رہیں، ان شاء اللہ حدیث میں دعا کی قبولیت کا جو وعدہ ہے، اس سے بھی بہرہ ور ہوں گے، **اس سیاہ کار اور اس کے متعلّقین کے ساتھ پوری امّت کو بھی ضرور یاد فرمائیں، بڑا کرم ہوگا۔**

فائدہ: دیکھا گیا ہے کہ مغرب سے تقریباً نصف گھنٹہ پہلے بہت سے لوگ وقوف سے اپنے آپ کو فارغ سمجھ لیتے ہیں اور ایک دوسرے کو مبارک باد کہتے ہوئے مصافحے

[1] شعب الايمان للبيهقي، باب الوقوف يوم عرفة بعرفات (۴۰۷۴)

www.idauk.org

معانقے میں مشغول ہو جاتے ہیں، یہ بہت نا مناسب ہے، اس لئے کہ وقوف کا وقت غروب تک ہے اور مغرب سے پہلے کا یہ وقت نہایت قیمتی ہے، اس لئے آپ غفلت سے دور رہتے ہوئے غروب تک دل لگا کر دعا اور عبادت میں مشغول رہیں۔

فائدہ: tour operator (ٹور آپریٹر) اگر غروب سے پہلے آپ کو بس میں بٹھانے کی کوشش کریں تو ان کو آپ نرمی سے سمجھائیں اور غروب تک عبادت اور دعا میں مشغول رہیں، اگر وہ نہ مانیں تو جھگڑا ہرگز نہ کریں، آپ صبر کر کے بس میں بیٹھ جائیں اور غروب تک ذکر و دعا میں برابر مشغول رہیں، اس لئے کہ آپ کی بس غروب تک عرفات ہی میں رہے گی، غروب تک ایک ایک لمحے کی خوب قدر کریں اور سستی اور غفلت کو قریب بھی نہ آنے دیں۔

مشورہ: مزدلفہ کے لئے پانی اور کچھ پھل، بسکٹ وغیرہ اپنے ساتھ لے لیں۔

مزدلفہ کے لئے روانگی

(۱) سورج غروب ہو جائے تو مزدلفہ کے لئے روانہ ہوں، غروب کے بعد بلا عذر دیر کرنا خلافِ سنّت ہے۔

(۲) راستے میں ذکر اللہ، درود شریف، دعا اور تلبیہ کی کثرت ہو۔

(۳) مغرب کی نماز نہ عرفات میں پڑھیں نہ راستے میں کسی اور جگہ، آج مغرب کی نماز مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں عشاء کے ساتھ ادا کی نیت سے پڑھنی ہے، جماعت کے ساتھ ان دونوں کو ادا کرنا سنتِ مؤکدہ ہے اور بغیر عذر کے سنتِ مؤکدہ کو چھوڑنے والا گنہگار ہوتا ہے، اس لئے جماعت کا بھی اہتمام کریں۔

www.idauk.org

مسئلہ: اگر کسی نے مغرب کی نماز مزدلفہ کے علاوہ کہیں اور پڑھ لی تو مزدلفہ پہنچ کر دو بارہ عشاء کے وقت میں پڑھنا واجب ہے۔[۱]

مسئلہ: اگر ہجوم اور ٹریفیک کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے مزدلفہ پہنچنے میں تاخیر ہو جائے، اور مغرب اور عشاء کی نماز قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں مغرب اور عشاء کی نماز آپ جہاں ہیں وہیں پڑھ لیں۔[۲]

مسئلہ: اگر کوئی شخص مزدلفہ جلدی پہنچ گیا اور ابھی عشاء کا وقت نہیں ہوا ہے تو عشاء کے وقت کا انتظار کرے اور اس کے بعد دونوں نمازیں ادا کرے۔[۳]

مشورہ: اس بات کا خیال رہے کہ جب تک مزدلفہ کی حدود میں داخل ہو جانے کا یقین نہ ہو جائے اس وقت تک بس سے نہ اتریں، بعض دفعہ لوگ مزدلفہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی دوسروں کی دیکھا دیکھی اپنے آپ کو مزدلفہ میں سمجھ کر بس سے اتر جاتے ہیں اور نماز پڑھ لیتے ہیں اور وقوف بھی وہیں کرتے ہیں، اسی طرح قبلے کی صحیح تعیین کا بھی اہتمام کریں، وہ بھی دوسروں کی دیکھا دیکھی نہ کریں، حکومت نے مزدلفہ کی حدود اور قبلے کی سمت کی تعیین کے لئے بورڈ بھی لگائے ہیں۔

مزدلفہ

(۱) مزدلفہ پہنچ کر غسل یا وضوء کریں۔

(۲) جب عشاء کا وقت ہو جائے تو مستحب یہ ہے کہ مغرب اور عشاء کو جلدی ادا

[۱] احکامِ حج، ص: ۷۷
[۲] کتاب المسائل: ۳۱۰/۳
[۳] احکامِ حج، ص: ۷۸

www.idauk.org

کریں، دونوں نمازوں کو جماعت سے اس ترتیب سے ادا کریں:

الف) ایک اذان کہیں۔

ب) ایک اقامت کہیں۔

ج) مغرب کی فرض پڑھیں (سلام کے بعد تکبیرِ تشریق اور تلبیہ پڑھیں)۔

د) عشاء کی فرض پڑھیں (سلام کے بعد تکبیرِ تشریق اور تلبیہ پڑھیں)۔

ھ) مغرب کی سنتیں پڑھیں۔

و) عشاء کی سنتیں اور اس کے بعد وتر پڑھیں۔

(۳) اب کھانے، پینے، استنجاء وغیرہ ضروریات کی طرف توجہ کریں۔

(۴) اب آپ کنکریاں اٹھائیں، دسویں ذی الحجّہ کو بڑے شیطان کی رمی کے لئے مزدلفہ سے سات کنکریاں اٹھانا مستحب ہے، باقی دنوں کی رمی کے لئے بھی مزدلفہ سے کنکریاں اٹھانا بلا کراہت جائز ہے، اور اکثر لوگوں کا یہی معمول ہے، اگر آپ تمام دنوں کی رمی کے لئے کنکریاں اٹھانا چاہیں تو آپ کو کل ۴۹ یا ۷۰ کنکریوں کی ضرورت ہوگی؛ جو ۱۳ ذوالحجہ تک ٹھہرنے کا ارادہ رکھتے ہیں انہیں ۷۰ کنکریوں کی ضرورت پڑے گی، ورنہ ۴۹ کنکریاں کافی ہوں گی۔

۱۰ ذی الحجہ	بڑا شیطان	۷	واجب
۱۱ ذی الحجہ	تینوں شیاطین	۲۱	واجب
۱۲ ذی الحجہ	تینوں شیاطین	۲۱	واجب
۱۳ ذی الحجہ	تینوں شیاطین	۲۱	سنت

www.idauk.org

مسئلہ: جمرات کے اردگرد اور ناپاک جگہوں کے علاوہ منیٰ اور مزدلفہ میں کسی بھی جگہ سے کنکریاں اٹھائی جاسکتی ہیں۔

مسئلہ: کنکری بڑے چنے کے برابر ہو، کھجور کی گٹھلی کے برابر ہوتو بھی جائز ہے، بڑے پتھر سے رمی کرنا مکروہ ہے۔[1]

مسئلہ: ناپاک کنکریوں سے رمی کرنا مکروہ ہے، اس لئے مستحب یہ ہے کہ رمی سے پہلے کنکریوں کو دھولیا جائے اور اگر ناپاکی کا یقین نہ ہوتو بغیر دھوئے استعمال میں بھی مضائقہ نہیں۔[2]

(۵) مزدلفہ میں صبح صادق تک رات گزارنا سنتِ مؤکدہ ہے، یہ رات بہت بابرکت ہے، صاحبِ معلّم الحجّاج حضرت مفتی سعید احمد صاحب، حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب، حضرت مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب اور حضرت مفتی سلمان منصور پوری صاحب دامت برکاتہم نے لکھا ہے کہ بعض کے نزدیک مزدلفہ کی رات شبِ قدر سے بھی افضل ہے، لہٰذا اس رات کی خوب قدر کریں اور عبادت میں گذاریں، تھوڑی دیر کے لئے سنت کی نیت سو بھی جائیں، اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مزدلفہ کی رات میں سونا بھی ثابت ہے۔

مسئلہ: بیمار، کمزور، معذور، بچے، اور عورتوں کے لئے گنجائش ہے کہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھ کر فوراً منیٰ کے لئے روانہ ہوجائیں اور وقوف کو چھوڑ دیں، اس کی وجہ

---

[1] احکامِ حج، ص:۸۱

[2] احکامِ حج، ص:۸۲

سے ایسے لوگوں پر کوئی کفّارہ یا دم لازم نہیں آتا۔ [1]

مسئلہ: طاقتور صحت مند مردوں کے لئے مزدلفہ کا وقوف ترک کرنے کی اجازت نہیں ہے اس لئے عورتوں اور معذوروں کو منیٰ پہنچانے کا کوئی اور معقول انتظام کریں۔

www.idauk.org www.idauk.org

www.idauk.org

www.idauk.org www.idauk.org

www.idauk.org

[1] مستفاد احکامِ حج، ص:۷۹

www.idauk.org

حج کا تیسرا دن

(دسویں ذی الحجہ)

مزدلفہ کا وقوف

مسئلہ: (طلوعِ) صبح صادق (کے بعد) سے طلوعِ آفتاب میں دو رکعات کے بقدر باقی رہنے تک مزدلفہ میں کم از کم ایک لمحے کے لئے ٹھہرنا واجب ہے اور پورا وقت ٹھہرنا سنت ہے، اگر کوئی شخص صبحِ صادق ہوتے ہی فجر کی نماز پڑھ کر مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہوجائے تو وجوب ادا ہوجائے گا۔

مسئلہ: بلا عذر وقوفِ مزدلفہ چھوڑنے سے دم واجب ہوگا۔[1]

(۱) مستحب یہ ہے کہ صبح صادق ہوتے ہی فجر کی نماز اوّل وقت میں ادا کریں۔[2]

(۲) اب وقوف کریں، اس وقوف میں بھی قبلہ رخ ہوکر کھڑے ہونے کی حالت میں دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر درود شریف، تکبیر، تہلیل، استغفار، تلبیہ اور دعا میں مشغول رہیں، اگر تھک جائیں تو بیٹھنے کی بھی گنجائش ہے، مگر لیٹنا مکروہ ہے، معذور کے لئے لیٹنے کی بھی اجازت ہے، یہ بھی قبولیّت کا وقت ہے۔

(۳) طلوعِ شمس سے کچھ پہلے تک آپ عبادت میں مشغول رہیں، سورج نکلنے میں جب دو رکعات کے بقدر وقت باقی رہ جائے تب مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہوں، راستے میں ذکر میں مشغول رہیں اور بکثرت تلبیہ پڑھیں۔

---

[1] انوار المناسک، ص: ۴۴۶

[2] غنیۃ الناسک، ص: ۱۶۵

www.idauk.org

فائدہ: یہاں بھی tour operator (ٹور آپریٹر) کی طرف سے جلدی کروائی جاتی ہے، آپ فجر کی نماز سے فارغ ہوکر جتنی دیر ہوسکے قبلہ رو ہوکر دعا، ذکر اور تلبیہ میں مشغول رہیں اور اس کے بعد بس میں سوار ہوں، یہ بات ذہن میں رہے کہ جب تک سورج طلوع نہ ہو اور آپ مزدلفہ کی حدود میں ہیں، اس وقت تک آپ کا وقوف جاری ہے، لہٰذا بس میں بیٹھنے کے بعد بھی سورج طلوع ہونے سے قبل تک ذکر، تلبیہ اور دعا میں مشغول رہیں، یہ وقت بھی قبولیت کا ہے۔

مشورہ: مزدلفہ سے منیٰ بس (bus) کے ذریعے سفر کرنے کے بجائے پیدل جانے میں آسانی بھی رہے گی اور جلدی بھی پہنچ جائیں گے، مگر یہ خیال رہے کہ منیٰ کی اپنی قیام گاہ خوب اچھی طرح معلوم ہو اور ساتھ میں کمزور اور معذور نہ ہوں۔

مسئلہ: حاجی کے لئے عید کی نماز نہیں ہے۔[1]

منیٰ

حاجی کے لئے سب سے زیادہ مصروفیت والا دن ۱۰ ذوالحجہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منیٰ پہنچنے کے بعد چار کام کئے:

(الف) سب سے پہلے بڑے شیطان کی رمی کی۔

(ب) اس کے بعد حج کی قربانی کی، (یہ حجِّ تمتّع اور حجِّ قران کرنے والوں کے لئے واجب اور حجِّ افراد کرنے والوں کے لئے مستحب ہے)۔

(ج) اس کے بعد سر کے بال منڈوائے۔

[1] احکامِ حج، ص: ۷۸

(د)اس کے بعد مکّہ مکرّمہ تشریف لے گئے اور طوافِ زیارت کیا اور ظہر سے پہلے واپس منیٰ تشریف لے آئے۔

ان چار کاموں میں سے طوافِ زیارت فرض ہے اور باقی تین واجب ہیں۔

اہم مسئلہ: حجِّ قران اور حجِّ تمتّع کرنے والوں کے لئے پہلے تین کاموں میں ترتیب ضروری ہے، یعنی پہلے رمی کرنا، پھر قربانی اور پھر سر کے بالوں کا حلق، اگر یہ تین کام آگے پیچھے ہوجائیں تو دم لازم ہوگا، فقہِ حنفی میں اسی پر فتویٰ ہے، اس لئے نوجوان، صحت منداور باہمت لوگوں کو اسی پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اور جو حضرات ضعیف، کمزور اور معذور ہوں اور ہجوم اور اپنی معذوری کی وجہ سے اس ترتیب پر عمل کرنے سے قاصر ہوں، انہیں کسی اچھے ماہر مفتی کی طرف رجوع کر کے اس سلسلے میں رہنمائی حاصل کر لینی چاہئے۔[۱]

مسئلہ: حج افراد کرنے والوں کے لئے حج کی قربانی مستحب ہے اس لئے وہ رمی کر کے حلق سے فارغ ہوسکتے ہیں، لیکن ان کے لئے بھی رمی اور حلق میں ترتیب ضروری ہے اور اگر قربانی کو بھی ترتیب میں شامل کرلیں تو یہ ان کے لئے مستحب ہے۔[۲]

ان تین کاموں کی ترتیب کو یاد رکھنے کے لئے انگریزی میں ایک code بنایا ہے:PASS۔

www.idauk.org

[۱] انمول حج، ص:۱۱۶

[۲] غنية الناسك، ص:۱۷۲

www.idauk.org

P	PELTING	رمی	۱
A S	ANIMAL SACRIFICE	قربانی	۲
S	SHAVING	حلق	۳

اگر ہماری کوشش رہی اوران تینوں ارکان کواس ترتیب سے ادا کریں گےتو ان شاء اللہ ہم PASS ہوجائیں گےاور ہمارے ذمّے دم نہیں ہوگا۔

اہم مشورہ: منیٰ پہنچنے کے بعد عام طور پر احرام سے نکلنے کی عجلت پائی جاتی ہے، اس لئے لوگ رمی، قربانی اور حلق سے جلدی فارغ ہونے کی کوشش کرتے ہیں، اس عجلت کی وجہ سے بعض لوگ بڑی تکلیف میں پڑ جاتے ہیں، آپ رمی، قربانی، حلق اور طواف زیارت کا نظام بنانے سے پہلے اپنے حالات کا جائزہ لیں کہ آپ کے ساتھ کس قسم کے لوگ ہیں؛ بوڑھے، عورتیں، بچے، بیمار، یا صحت منداور طاقتور؟ اور پھراس کے مطابق اپنا نظام بنائیں۔

کمزوروں کا لحاظ کرتے ہوئے ان کاموں کو اطمینان سے کرنے کی وجہ سے احرام سے نکلنے میں کچھ تاخیر ہوگی، مگر بہت راحت رہے گی اور تکلیفوں سے نجات ہوگی، کبھی کبھی چند گھنٹے صبر نہ کرنے کی وجہ سے بڑی مصیبت اٹھانی پڑتی ہے۔

اب ان چاروں کاموں کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے:

رمی

رمی کے معنی ہیں جمرات (شیاطین) پر کنکریاں پھینکنا۔

منیٰ میں ایک مسجد ہے جسے مسجدِ خیف کہتے ہیں، اس کے قریب تین ستون ہیں جنہیں عربی میں جمرات کہتے ہیں اور عام لوگوں کی زبان میں شیاطین کہتے ہیں۔

فائدہ: کچھ سال پہلے تک جمرات کی علامتیں تین ستونوں کی شکل میں تھیں، سنہ ۱۴۲۵ھ میں سعودی حکومت نے ایک بڑی تعمیر مکمّل کی، اصلی ستونوں کو باقی رکھ کر ان کو چوڑا کر کے ۱۵ سے ۲۰ میٹر کی دیوار بنائی، اس لئے اب رمی کرتے ہیں تو کنکریاں ستونوں پر نہیں بلکہ دیوار پر پھینکی جاتی ہیں۔

رمی کی مشروعیت

صحیح ابنِ خزیمہ کی ایک روایت ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام مناسکِ حج ادا کرنے کے لئے منیٰ تشریف لائے تو جس جگہ پر اب بڑا شیطان ہے وہاں شیطان ظاہر ہوا، تو آپ علیہ السلام نے سات کنکریاں اٹھا کر شیطان پر پھینکیں، شیطان زمین میں دھنس گیا، جب آپ علیہ السلام آگے بڑھے تو پھر دوبارہ ظاہر ہوا تو آپ نے پھر سات کنکریاں پھینکیں اور وہ پھر زمین میں دھنس گیا، جب آپ علیہ السلام اور آگے بڑھے تو پھر نمودار ہوا، آپ نے پھر سات کنکریاں پھینکیں تو پھر زمین میں دھنس گیا۔[1] حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم شیطان پر کنکریاں مارتے ہو اور اپنے دادا ابراھیم علیہ السّلام کے دین پر چلتے ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد میں اس عمل کو مناسک حج میں داخل کر لیا گیا۔

www.idauk.org

---

[1] صحیح ابن خزیمة: ۳۱۵/۴

رمی کے مسائل

مسئلہ: دسویں ذی الحجہ کو صرف بڑے شیطان (الجمرۃ الکبریٰ، الجمرۃ العقبۃ، الجمرۃ الاخریٰ) کی رمی کرنا واجب ہے، گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی کرنا واجب ہے، اگر کسی نے ان میں سے کسی ایک کی رمی کو بھی بغیر عذر کے ترک کر دیا تو تیرہویں ذی الحجہ کے غروب سے پہلے تک دم کے ساتھ اس کے ذمّے اس کی قضا بھی ہوگی، اور اگر اسے تیرہویں کے غروب کے بعد یاد آئے تو اس صورت میں قضا نہیں ہوگی صرف دم ہوگا۔[۱]

مسئلہ: رمی ہر حاجی پر واجب ہے، بوڑھا ہو یا جوان، مرد ہو یا عورت، طاقتور ہو یا ضعیف، بیمار ہو یا تندرست، رمی چھوڑنے کی صرف معذور کو اجازت ہے، اور معذور کی شریعت نے خود تعیین کی ہے، ہجوم، گھبراہٹ اور کم ہمتی معذوری نہیں ہے، اگر کوئی بغیر شرعی عذر کے رمی چھوڑ دے گا تو وہ گنہگار ہوگا اور اس پر دم لازم ہوگا، رمی چھوڑنے کی اجازت صرف شرعی معذور کو ہے، اور شرعی معذور وہ ہے جو:

۱) کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو، یا

۲) اپنی قیام گاہ سے جمرات تک پیدل چل کر جانے کی قدرت نہ رکھتا ہو اور سواری بھی نہ مل رہی ہو، یا

۳) پیدل چل کر جانے کی قدرت رکھتا ہو یا سواری بھی مل رہی ہو، مگر جانے کی صورت میں مرض بڑھ جانے کا یا سخت تکلیف کا قوی اندیشہ ہو، اب یہ شرعی معذور ہے اور

---

[۱] غنیۃ الناسک، ص: ۱۸۲،۴۵

www.idauk.org

اس کے لئے رمی کے لئے کسی کو نائب بنانا جائز ہے۔[۱]

مشورہ: معذور ہونے نہ ہونے کے بارے میں خود فیصلہ کرنے کے بجائے کسی اچھے مفتی یا عالم سے رہنمائی لیں تو بہتر ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے معذور کی طرف سے اس کے کہے بغیر رمی کر لی تو وہ رمی معتبر نہیں ہوگی، معذور کی طرف سے رمی کے صحیح ہونے کے لئے اس کا کسی کو نائب بنانا ضروری ہے، اس لئے معذور کو چاہئے کہ یہ کہے کہ آپ جا کر میری طرف سے رمی کر لیں، ہاں اگر کوئی معذور بے ہوش ہو یا عقل کھو چکا ہو تو ایسے آدمی کی طرف سے بغیر کہے رمی کرنا درست ہوگا۔[۲]

اہم بات: آج کل ان دونوں باتوں میں بڑی کوتاہی ہو رہی ہے، جو معذور نہیں ہوتے وہ بھی کسی اور کو رمی کے لئے نائب بناتے ہیں، اور جو لوگ حقیقت میں معذور ہوتے ہیں اور جن کے لئے نائب بنانا جائز بھی ہے، ان کی طرف سے نائب بنے بغیر ہی دوسرے لوگ رمی کر لیتے ہیں، ان دونوں صورتوں میں رمی نہیں ہوتی اس لئے خوب احتیاط کرنا چاہئے۔

مسئلہ: جو شخص معذور کی طرف سے رمی کرنے کا وکیل بنایا جائے اس کے لئے افضل یہ ہے کہ پہلے اپنی طرف سے رمی کرے، اس کے بعد معذور کی طرف سے، اور رمی کے دوسرے اور تیسرے دن میں افضل یہ ہے کہ اوّلاً بالترتیب تینوں جمرات پر اپنی رمی

[۱] احکامِ حج، ص: ۸۴، غنية الناسك، ص: ۱۸۷

[۲] غنية الناسك، ص: ۱۸۷

www.idauk.org

کرے، اس کے بعد لوٹ کر معذور کی طرف سے ترتیب وار رمی کرے۔[۱] آج کل کے ہجوم میں اگر ہر ایک جمرہ پر پہلے اپنی رمی کر لے پھر معذور کی طرف سے رمی کر لے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: اپنی طرف سے ایک کنکری مارنا پھر معذور کی طرف سے ایک مارنا مکروہ ہے۔[۲]

مشورہ: معذور کے لئے منیٰ جانے سے پہلے مکہ ہی سے وہیل چیر (wheelchair) کا انتظام کر لینا چاہئے۔

رمی کا وقت

دسویں ذی الحجہ کو رمی کا وقت صبح صادق سے لے کر دوسرے دن کی صبح صادق تک رہتا ہے، صبح صادق سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک مکروہ وقت ہے، سورج کے طلوع ہونے سے زوال تک مستحب وقت ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت میں رمی کی ہے، پھر زوال سے مغرب تک مباح یعنی بغیر کراہت کے جائز، اور مغرب سے صبح صادق تک مکروہ۔[۳]

بوڑھوں، عورتوں، بچوں اور بیماروں کے لئے ان مذکورہ اوقات میں سے کوئی بھی وقت مکروہ نہیں، یہ لوگ چوبیس گھنٹے میں جب چاہیں رمی کریں، بلکہ عورتوں کے لئے رات کا وقت افضل ہے (تاکہ مردوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو)۔

---

[۱] کتاب المسائل: ۳/۳۲۴

[۲] احکامِ حج، ص: ۸۴

[۳] غنية الناسك، ص: ۱۷۰

فائدہ: بہتر تو یہی ہے کہ رمی مستحب وقت میں کی جائے، آج کل جمرات کی جگہ پر توسیع کی وجہ سے کافی سہولت ہوگئ ہے، اس لئے طاقتور اور تندرست مردوں کو مستحب وقت میں رمی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اگر زوال سے کچھ پہلے کوشش کریں گے تو امید ہے کہ آسانی سے ہوجائے گی، لیکن اگر یہ محسوس کریں کہ زوال سے پہلے رمی تکلیف سے خالی نہیں، جان کا خطرہ ہے، کسی عضو کے ٹوٹنے کا یا بیمار ہونے کا اندیشہ ہے، یا رمی کے صحیح نہ ہونے کا امکان ہے، تو ایسی صورت میں انہیں مغرب سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے کوشش کرنی چاہئے، اگر مغرب سے پہلے بھی مذکورہ خطرات ہوں تو پھر مغرب سے صبح صادق تک جب چاہیں کرلیں، ان شاء اللہ تعالیٰ کراہت نہیں ہوگی، اس لئے کہ جان ، بیماری وغیرہ کا خوف عذر ہے اور عذر کی صورت میں کراہت باقی نہیں رہتی۔

جہاں تک کمزور لوگوں کا تعلق ہے تو انہیں تو مغرب یا عشاء کے بعد ہی کرنا چاہئے، اس لئے کہ ان کے لئے کراہت کا سوال ہی نہیں، رہے وہ لوگ جن کے ساتھ بوڑھے، عورتیں، بچے یا بیمار ہیں، ان کے لئے مشورہ ہے کہ رمی کے لئے مغرب سے ایک گھنٹہ پہلے پہنچیں، اور وہاں پہنچ کر حالات کا جائزہ لیں، اگر حالات ٹھیک لگیں تو رمی کرلیں، ورنہ وہ خود مغرب سے پہلے کرلیں اور کمزور لوگ مغرب یا عشاء کے بعد کرلیں، اور اگر وہ بھی کمزوروں کی وجہ سے مغرب کے بعد کرلیں گے تو ان شاء اللہ امید ہے کہ کراہت نہیں ہوگی۔

فائدہ: طاقتور، صحت مند حضرات سے گزارش ہے کہ آپ ارکان ادا کرتے ہوئے اپنے ساتھ آئے ہوئے کمزور لوگوں کا پورا لحاظ رکھیں، مغرب سے پہلے مباح وقت میں رمی کرنے کی کوشش ضرور کریں، لیکن اگر ایسا لگے کہ مشکل ہے تو پھر مغرب یا عشاء کے

www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org

www.idauk.org

بعد کریں، اس صورت میں اتنا ہوگا کہ قربانی دوسرے دن ہوگی اور احرام سے نکلنے میں تھوڑی تاخیر ہوگی، لیکن تکلیف اور پریشانی سے خوب حفاظت ہوگی۔

فائدہ: معلوم ہوا ہے کہ حکومت کے نئے منصوبے کی تکمیل کے بعد اب رمی میں بہت آسانی ہوگئی ہے، ہر شخص اپنے اور اپنے رفقاء کے احوال کو دیکھ کر رمی کا پروگرام سیٹ کریں۔

رمی کا طریقہ

آج صرف بڑے شیطان کی رمی کرنی ہے، بڑے بڑے بورڈ لگے ہوئے ہیں جن پر لکھا ہوا ہے کہ کون سا شیطان کہاں ہے، مسجدِ خیف سے قریب جو ستون ہے وہ چھوٹا شیطان ہے، اس کے بعد درمیان والا ہے اور مسجد سے جو سب سے دور ہے وہ بڑا شیطان ہے، یادرکھنے کے لئے یہ بات ذہن میں رکھیں کہ شیطان جتنا بڑا ہوگا مسجد سے اتنا ہی دور رہے گا۔

(۱) رمی شروع کرنے سے پہلے تلبیہ بند کردیں۔[۱] رمی سے پہلے اگر سورج غروب ہوجائے تب بھی تلبیہ موقوف کردیں۔

(۲) ستون سے کم ازکم پانچ ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے رہیں، زیادہ فاصلہ ہوتو کوئی حرج نہیں۔

(۳) ستون کے سامنے اس طرح کھڑے رہیں کہ منیٰ دائیں طرف ہو اور مکّہ مکرّمہ

[۱] غنية الناسك، ص: ۱۷۰

بائیں طرف، یہ طریقہ سنّت ہے، اگر ہجوم کی وجہ سے اس طرح نہ کھڑے رہ سکیں تو کسی بھی جہت سے رمی کرنے کی گنجائش ہے۔

فائدہ: اگر آپ کی دائیں طرف مسجدِ خیف ہوگی تو بائیں طرف مکّہ مکرّمہ ہوگا۔

(۴) کنکری کو داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر، ہاتھ اتنا اونچا کرلیں کہ بغل نظر آئے۔

(۵) بِسمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے کنکری کو ستون (دیوار) پر پھینکیں۔[1]

کنکری پھینکتے ہوئے یہ دعا بھی یاد ہو تو پڑھی جاسکتی ہے:

بِسمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَر، رَغْماً لِلشَّیْطَانِ، وَ رِضیً لِلرَّحْمٰنِ، اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْراً وَ سَعْیاً مَشْکُوْراً وَ ذَنْباً مَغْفُوْراً

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے، (کنکری مارتا ہوں) شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے اور رحمٰنِ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے، اے اللہ! میرے اس حج کو حجِّ مبرور بنا اور میری کوشش کو قبول فرما اور گناہوں کو معاف فرما۔[2]

(۶) اسی طرح سات کنکریوں کو علیحدہ علیحدہ پھینکیں۔

(۷) رمی کے بعد دعا نہیں ہے، رمی کرکے اپنی قیام گاہ پر چلے جائیں۔

مسئلہ: دائیں ہاتھ سے رمی کرنا مسنون ہے۔[3]

---

[1] البحر العمیق: ۲۸۶۱/۳

[2] کتاب المسائل: ۳۱۹/۳

[3] غنیة الناسك، ص: ۱۷۱

www.idauk.org

مسئلہ: ساتوں کنکریوں کو الگ الگ پھینکنا ضروری ہے، اگر کوئی شخص دو یا دو سے زائد کنکریاں ایک ساتھ پھینکے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی، اگر ساتوں ایک ساتھ پھینکے تب بھی ایک ہی شمار ہوگی۔[1]

مسئلہ: یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ جمرات کے ستون (دیواروں) کو مارنا مقصود نہیں ہے، بلکہ ستون یا دیوار تو ایک علامت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رمی کس جگہ پر کرنی ہے، مقصد یہ ہے کہ کنکریاں ستون (دیوار) کے قریب تین ہاتھ کے فاصلے کے اندر گرے، لہٰذا اگر کنکری ستون (دیوار) کو نہیں لگی مگر تین ہاتھ کے فاصلے کے اندر گر گئی تو رمی صحیح ہوگئی، اور اگر ستون (دیوار) پر لگی مگر اس سے ٹکرا کر دور جا کر گری تو رمی صحیح نہیں ہوگی، دوبارہ کرنی پڑے گی، آج کل جمرات کے اردگرد بڑے حوض کی معروضی شکل بنادی گئی ہے، تو اس حوض کے اندر کنکری گرنی چاہئے۔[2]

مسئلہ: رمی کے بعد دعا کرنے کے سلسلے میں قاعدہ یہ ہے کہ چھوٹے اور درمیان والے شیطان کی رمی کے بعد دعا ہوگی اور بڑے شیطان کے بعد دعا نہیں ہوگی، اس لئے آج کی رمی کے بعد دعا نہیں ہے۔[3]

مسئلہ: آج صرف بڑے شیطان کی رمی مسنون ہے، باقی دو کی بدعت ہے۔[4]

مسئلہ: رمی کی صحت کے لئے باوضوء ہونا افضل ہے، شرط نہیں ہے۔[5]

---

[1] غنية الناسك، ص: ۱۸۷

[2] مستفاد کتاب المسائل: ۳/۳۱۷

[3] غنية الناسك، ص: ۱۷۲

[4] غنية الناسك، ص: ۱۷۱

[5] غنية الناسك، ص: ۱۸۲

www.idauk.org

قربانی

حجِّ قران اور حجِّ تمتّع کرنے والوں کو ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج، دو عبادتوں کی سعادت ملی، اس لئے ان پر بطورِ شکرانہ ایک قربانی واجب ہے جسے دمِ شکر کہتے ہیں، حجِّ افراد کرنے والوں کے لئے حج کی یہ قربانی مستحب ہے۔

قربانی کا وقت

قربانی کا وقت دس ذوالحجہ کی صبح صادق سے بارہویں کی مغرب تک ہے اور مسنون وقت طلوعِ شمس کے بعد ہے۔[1] ان تین دنوں میں جب چاہیں کر سکتے ہیں، البتہ حجِّ قران اور حجِّ تمتّع کرنے والے جب تک قربانی سے فارغ نہیں ہوں گے اس وقت تک حلق نہیں کر سکیں گے۔

مسئلہ: قربانی میں افضل یہ ہے کہ خود اپنے ہاتھوں سے کرے، اگر خود اپنے ہاتھوں سے نہیں کر سکتے تو کسی سے کروائے اور خود وہاں حاضر رہے۔[2] اور اگر ایسے حالات ہیں کہ نہ خود کر سکتے ہیں، نہ وہاں پہنچ سکتے ہیں تو پھر یہ کام کسی معتبر آدمی کو سونپے۔

مسئلہ: اگر ہو سکے تو اپنی قربانی کا گوشت کھائیں اس لئے کہ یہ مستحب ہے۔

مسئلہ: حج کی قربانی کا حدودِ حرم کے اندر ذبح ہونا ضروری ہے، اور منیٰ میں مسنون ہے۔

اہم مشورہ: جو لوگ اپنی قربانی کسی کے حوالے کرتے ہیں انہیں یہ معلوم ہونا چاہئے

---

[1] غنية الناسك، ص: ٢٠٧

[2] غنية الناسك، ص: ١٧٢

کہ ان کی قربانی کس وقت ہورہی ہے؟ بہتر تو یہی ہے کہ قربانی خود کریں، اگر خود کرنا ممکن نہ ہوتو پھر کسی معتبر آدمی کو سپرد کریں جو قربانی کا وقت مقرّر کرے اور قربانی کر کے آپ کو اس کی اطلاع بھی کرے تا کہ آپ اس مقرّرہ وقت سے پہلے رمی سے فارغ ہوجائیں، اور اطّلاع کے بعد حلق کرسکیں، ایک شکل یہ بھی ہوسکتی ہے کہ آپ اس کے ساتھ وقت طے کرلیں کہ ہم فلاں وقت سے پہلے رمی کرلیں گے، اس کے بعد تم اتنے گھنٹے تک میں قربانی کرلینا اور ہم حلق اس وقت کے بعد کریں گے۔

فائدہ: کمزور لوگوں کے لئے یہ شکل بہتر ہوگی کہ وہ دسویں ذی الحجّہ کو مغرب سے پہلے یا مغرب کے بعد رمی کریں، پھر اس کے بعد حج کی قربانی کر کے حلق کرلیں۔

مسئلہ: حجّ کی قربانی اور عید الاضحیٰ کے موقع پر جو ہم قربانی کرتے ہیں، دو الگ الگ ہیں، لہٰذا یہ نیت ضرور کریں کہ یہ حج یا تمتّع یا قران کی قربانی ہے۔

مسئلہ: جو حجّاج مقیم ہیں اور عید الاضحیٰ کی قربانی واجب ہونے کی دوسری شرائط بھی ان میں موجود ہیں، ان پر عید الاضحیٰ کی قربانی بھی واجب ہے، اسے منیٰ میں بھی کرسکتے ہیں اور کسی اور جگہ بھی۔[1]

حلق اور قصر

حلق اور قصر کے مسائل عمرے کے تحت بیان کئے جاچکے ہیں، (تسہیل العمرۃ ص ۵۳ پر ملاحظہ فرمائیں)۔

حلق کے بعد حاجی احرام سے نکل جائے گا اور میاں بیوی کے تعلقات کے علاوہ

[1] (حج اور عمرہ کے ضروری مسائل سکھروی، ص: ۱۱۲

احرام کی سب پابندیاں ختم ہوجائیں گی، میاں بیوی کے تعلقات اس وقت جائز ہوں گے جب طوافِ زیارت سے فارغ ہوگا، مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی حلق سے پہلے طوافِ زیارت کرلے تو اس کے لئے میاں بیوی کے تعلقات جائز ہوجائیں گے، میاں بیوی کے تعلقات کے جائز ہونے کے لئے حلق اور طوافِ زیارت دونوں ضروری ہیں اور دوسرے ممنوعات کے جائز ہونے کے لئے صرف حلق کافی ہے[1]

مسئلہ: حج کا حلق/قصر منیٰ میں سنّت ہے اور حدودِ حرم میں ضروری ہے، حدودِ حرم سے باہر کرانے سے دم لازم ہوگا۔[2]

مسئلہ: حلق یا قصر بارہویں کے غروب تک جائز ہے، لیکن اس کے بغیر احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہوں گی۔

طوافِ زیارت اور سعی

(ا) اب آپ طوافِ زیارت کریں، یہ بھی حج کا رکن اور فرض ہے۔

مسئلہ: طوافِ زیارت کا وقت دسویں ذی الحجہ سے لے کر بارہویں ذی الحجہ کے غروب تک ہے، دسویں کو افضل ہے اور بارہویں کے بعد مکروہِ تحریمی ہے اور دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی طوافِ زیارت کو رمی سے پہلے کرلے، یا رمی اور قربانی کے درمیان، یا قربانی اور حلق کے درمیان تب بھی فرض ادا ہوجائے گا، مگر ایسا کرنا خلافِ سنّت ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ طوافِ زیارت کو حلق کے بعد کریں۔

---

[1] غنية الناسك، ص: ۱۷۶

[2] احکام حج، ص: ۸۷

www.idauk.org

(۲) اگر آپ نے منیٰ جانے سے پہلے حج کی سعی نہیں کی ہے تو اب کرلیں۔

مشورہ: ہمارے زمانے میں ہجوم بہت ہوتا ہے اس لئے وہ لوگ جن کے ساتھ بوڑھے، عورتیں اور بچے ہیں وہ یا تو دسویں ذی الحجّہ کو عشاء کے کچھ دیر بعد طوافِ زیارت کریں یا گیارہویں ذی الحجہ کو صبح کے وقت، امید ہے کہ ان اوقات میں ہجوم کم ہوگا، اس سلسلہ میں تجربہ کار لوگوں سے بھی مشورہ کرلیا جائے۔

مسئلہ: طوافِ زیارت کا طریقہ وہی ہے جو عمرے کے طواف میں مذکور ہوا، (تسہیل العمرۃ ص ۳۶ پر ملاحظہ فرمائیں)، البتہ اگر حلق کرکے احرام سے آپ نکل چکے ہیں تو اضطباع نہیں کریں گے، پہلے تین چکروں میں صرف رمل کریں گے، اگر احرام سے نکلے نہیں ہیں تو طوافِ زیارت میں رمل بھی ہوگا اور اضطباع بھی، یہ اس صورت میں ہے جب کہ ابھی حج کی سعی باقی ہے، اگر حج کی سعی منیٰ جانے سے پہلے کرچکے ہیں تو نہ رمل ہوگا اور نہ اضطباع، اس لئے کہ رمل اور اضطباع اسی طواف میں ہوگا جس کے بعد سعی ہوگی۔

مسئلہ: اگر ۸ ذوالحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے حج کی سعی نہیں کی ہے تو طوافِ زیارت کے بعد کرنی ہوگی۔[۱]

مسئلہ: اگر عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہے تو اس کے لئے مسجد میں داخل ہونا اور طوافِ زیارت حرام اور گناہ کا کام ہے، اس لئے اگر وہ طوافِ زیارت کو مؤخر کرے تو اس پر دم نہیں ہوگا، وہ جب بھی پاک ہوجائے اس وقت غسل کرکے طوافِ زیارت کرلے۔[۲]

---

[۱] احکامِ حج، ص: ۹۰

[۲] کتاب المسائل: ۳/۳۴۳

اہم بات: طوافِ زیارت فرض ہے،اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوگا، اگر طوافِ زیارت کئے بغیر کوئی واپس آجاتا ہے تو وہ واپس مکّہ مکرّمہ جاکر طوافِ زیارت کرے اور تاخیر کی وجہ سے دم دے، تب جاکر حج مکمل ہوگا، یہ حج کا رکن ہے اور کسی حالت میں معاف نہیں ہوتا، بہت سے لوگ اس مسئلے سے ناواقف ہوتے ہیں اور عورتوں کے ایام حیض کا خیال کئے بغیر بکنگ (booking) کرالیتے ہیں اور انہیں طوافِ زیارت کرائے بغیر واپس لے آتے ہیں، اس صورت میں عورت کا حج نامکمل رہے گا اور اس کو واپس جاکر طوافِ زیارت کرنا ہوگا، اور ساتھ میں تاخیر کی وجہ سے اس پر دم بھی ہوگا، اور ظاہر ہے کہ جب تک طوافِ زیارت سے فراغت نہیں ہوگی میاں بیوی کے تعلقات بھی جائز نہیں ہوں گے چاہے سالہا سال گزر جائیں، اور اگر بغیر طوافِ زیارت کئے واپس آنے کے بعد میاں بیوی کے تعلقات قائم ہوں گے تو دم ہوگا، اس لئے اگر ضرورت پیش آجائے تو اپنی بکنگ آگے پیچھے کرلیں، لیکن طوافِ زیارت کرائے بغیر اپنی عورتوں کو ہرگز واپس نہ لائیں، اس طرح کی الجھن میں مبتلی شخص کو کسی اچھے ماہر مفتی سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔

مسئلہ: حج کی سعی کے لئے وقت کی کوئی تحدید نہیں، بارہویں ذی الحجہ کے بعد بھی ہو سکتی ہے، مگر مکروہ ہوگی۔[1]

مسئلہ: اگر حاجی حلق یا قصر سے فارغ ہوگیا ہو تو طوافِ زیارت کے بعد میاں بیوی کے تعلقات بھی حلال ہوجاتے ہیں۔[2]

---

[1] انوار المناسک، ص: ۴۱۲

[2] غنية الناسك، ص: ١٧٦

www.idauk.org

www.idauk.org

فائدہ: منیٰ کے ایام میں بہت غفلت برتی جاتی ہے، احرام سے نکلنے کے بعد عبادت وغیرہ کا ذوق وشوق بالکل نظر نہیں آتا، یہ ذکر اللہ کے دن ہیں، اس لئے اپنے آپ کو اہتمام کے ساتھ اچھے کاموں میں خوب مشغول رکھیں اور گناہ اور لایعنی اور فضول سے اپنے آپ کو خوب بچائیں۔

مسئلہ: ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذوالحجہ کی راتوں کا اکثر حصّہ منیٰ میں گزارنا مسنون ہے۔[۱] منیٰ کے علاوہ مکّہ مکرّمہ یا اور کسی جگہ میں ان راتوں کو گزارنا خلافِ سنّت ہے، ہاں اگر طوافِ زیارت کی وجہ سے یا مکّہ مکرّمہ سے واپسی میں تاخیر ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔

مسئلہ: بہت سے حجّاج کے خیمے حکومت کی طرف سے مزدلفہ میں لگا دئے جاتے ہیں، ایسے حجّاج منیٰ میں رات گزارنے کے سلسلے میں معذور ہیں۔[۲]

حج کا چوتھا دن

(گیارہویں ذی الحجہ)

رمی کا وقت

گیارہویں اور بارہویں ذی الحجّہ کو رمی کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے اور صبح صادق پر ختم ہوتا ہے؛ زوال سے لے کر مغرب تک مستحب وقت ہے، اور مغرب سے لے کر صبح صادق تک مکروہ۔[۳]

---

۱ غنیة الناسک، ص: ۱۷۹

۲ کتاب المسائل: ۲۸۴/۳

۳ غنیة الناسک، ص: ۱۸۱

(۱) آج زوال کے بعد تینوں شیاطین کی رمی کرنی ہے، یہ واجب ہے۔

(۲) سب سے پہلے چھوٹے شیطان کی رمی کیجئے، ہر کنکری پر بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَر پڑھیں۔

(۳) اس کے بعد مجمع سے ایک طرف ہٹ کر قبلہ رخ ہوکر کم از کم ۲۰ آیات کی تلاوت کے بقدر ذکر، استغفار اور دعا کیجئے۔

(۴) اب بیچ والے شیطان کی رمی کیجئے اور اس کے بعد اوپر مذکورہ طریقے کے مطابق دعا کیجئے۔

(۵) اخیر میں بڑے شیطان کی رمی کیجئے، اس کے بعد دعا نہیں ہے۔

فائدہ: باقی اوقات عبادت، ذکر اللہ، تلاوت اور دعا میں گزاریں، غفلت اور فضول کاموں سے خوب بچیں۔

مسئلہ: اگر ہجوم بہت زیادہ ہو اور تکلیف کا اندیشہ ہو تو مغرب کے بعد کرلیں، اس لئے کہ اس میں گنجائش ہے، (وضاحت ص ۶۱ پر گزر چکی ہے)۔

مسئلہ: گیارہویں اور بارہویں ذی الحجّہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا درست نہیں، اگر کوئی اس وقت رمی کرے گا تو وہ معتبر نہیں ہوگی اور اس کو لوٹانا پڑے گا۔[۱]

www.idauk.org

[۱] غنیۃ الناسک، ص: ۱۸۱

www.idauk.org

حج کا پانچواں دن

(بارہویں ذی الحجہ)

آج بھی گزشتہ کل کی طرح تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے، اس کا وقت اور طریقہ وہی ہے جو گزشتہ کل 'حج کا چوتھا دن' کے عنوان کے تحت گزرا۔

مسئلہ: بارہویں ذی الحجہ کو رمی سے فارغ ہو کر غروب سے پہلے منیٰ کی حدود سے نکل جانا چاہئے، اگر رمی سے فارغ ہو کر غروب تک منیٰ کی حدود سے نہ نکل سکے تو اب تیرہویں کی رمی کئے بغیر نکلنا مکروہ ہے، یاد رہے کہ اس صورت میں تیرہویں کی رمی واجب نہیں ہے اور اس کو کئے بغیر منیٰ سے نکلنا کراہت کے ساتھ جائز ہے اور دم نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی صبح صادق تک بھی منیٰ کی حدود سے نہ نکل سکے تو اب اس کے لئے تیرہویں کی رمی واجب ہوگی، اگر بلا رمی کئے ہوئے چلا جائے تو دم واجب ہوگا۔[1]

اہم بات: لوگوں کو ایک غلط فہمی ہے کہ اگر غروب سے پہلے منیٰ سے نہ نکل سکے تو پھر تیرہویں کی رمی واجب ہو جاتی ہے، اور چونکہ منیٰ میں تیرہویں تک ٹھہرنے کا انتظام نہیں ہوتا اس لئے سب کوشش کرتے ہیں کہ غروب سے پہلے ہی نکل جائیں، اسی غرض سے ظہر کے فوراً بعد رمی کی کوشش کرتے ہیں جس سے ہجوم بڑھ جاتا ہے اور لوگ صحت اور جان خطرے میں ڈالتے ہیں اور حادثات پیش آتے ہیں۔

پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اگر ہجوم کی وجہ سے مغرب سے پہلے رمی کرنا مشکل ہے تو

---

[1] (حج اور عمرہ کے ضروری مسائل سکھروی، ص: ۱۲۰)

مغرب کے بعد کرلیں، اس صورت میں مکّہ مکرّمہ جانا کراہت کے ساتھ جائز ہے، اور جب کمزور لوگ ساتھ ہوں تب تو اِس مجبوری کی وجہ سے ان کے لئے مغرب کے بعد رمی مکروہ بھی نہیں ہوگی اور مغرب کے بعد نکلنا بھی مکروہ نہیں ہوگا۔

فائدہ: منیٰ سے مکّہ مکرّمہ جاتے ہوئے بہت لوگ ٹریفک میں پھنس جاتے ہیں اور اسی حالت میں مغرب کا وقت نکل جاتا ہے، اس بات کا پورا خیال رکھیں کہ آپ کی مغرب قضا نہ ہو اور مکّہ مکرّمہ پہنچ کر عشاء کا بھی اہتمام کریں۔

تیرہویں کی رمی

بارہویں ذی الحجہ کی رمی کے بعد آپ مکّہ مکرّمہ جاسکتے ہیں، لیکن تیرہویں ذی الحجہ کی رمی کر کے جانا افضل ہے، اس کا مستحب وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اور مغرب تک رہتا ہے، صبح صادق سے زوال تک بھی رمی کرنا کراہتِ تنزیہی کے ساتھ جائز ہے، طریقہ وہی ہے جو گیارہویں اور بارہویں کی رمی کا تھا۔

مکّہ مکرّمہ میں قیام

- جب تک مکّہ مکرّمہ میں قیام ہے ہر قسم کے گناہ سے مکمل پرہیز ہو اس لئے کہ جس طرح عبادت کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اسی طرح وہاں گناہ کا وبال بھی بہت زیادہ ہے۔
- ہر وقت یہ خیال رہے کہ میرا قیام اس مقدّس شہر میں کم ہوتا جارہا ہے، پتا نہیں مجھے یہاں دوبارہ آنے کی سعادت نصیب ہوگی یا نہیں؟

www.idauk.org

• حرم شریف میں زیادہ سے زیادہ وقت گزاریں، مرد حضرات پابندی سے نمازیں باجماعت حرم شریف میں ادا کریں۔

• بیت اللہ کو عظمت اور محبّت کے ساتھ دیکھتے رہیں۔

• کم سے کم ایک قرآن حرم شریف میں ختم کریں، یہ مستحب ہے۔

• صدقہ خیرات بھی کریں، اہلِ مکّہ سے محبّت کریں اوران کے ساتھ ادب اور عظمت سے پیش آئیں، ان پر نکتہ چینی نہ کریں۔

• اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے خوب التجا کریں کہ اے اللہ! آپ ہمیں ویسا بنا دیجئے جیسا آپ ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں، ہم نکمّے ہیں، جس طرح حج کرنا چاہئے تھا اس طرح ہم نہیں کر سکے، لیکن آپ کی عطا لامحدود ہے، وہ روحانی فوائد جو انبیاءِ کرام علیہم السلام کو، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اور اولیاءِ عظام کو اس سفر کی برکت سے حاصل ہوئے ہیں آپ ہمیں بھی عطاء کیجئے۔

• یہ بھی ذہن میں رہے کہ وہاں کی ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے، ایک ریال اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرو گے تو ایک لاکھ ریال خرچ کرنے کے برابر ثواب ملے گا، ایک قرآن ختم کرو گے تو ایک لاکھ قرآن ختم کرنے کے برابر ثواب ملے گا، اس لئے اپنے آپ کو نیک کاموں میں برابر مشغول رکھیں، طواف اور عمروں کا خوب اہتمام کریں، نماز، روزے، صدقہ، خیرات، ذکر، تسبیح، تلاوت، توبہ، استغفار اور خیر کے کاموں میں اپنے اوقات خرچ کریں۔

• قیام کے دوران دو چیزوں کا خیال ضرور رکھیں، ایک یہ کہ ہم سے کسی قسم کا گناہ نہ ہو، نہ اللہ تعالیٰ کے حق سے تعلق رکھنے والا گناہ نہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق سے تعلق رکھنے والا گناہ، اور دوسرا یہ کہ ہمارا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو۔

• shopping وغیرہ میں وقت برباد کرنے سے اپنے آپ کو خوب بچائیں، اپنے دوستوں کے لئے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے محبّت و اخلاص کے ساتھ صلہ رحمی کی نیت سے کچھ لانے کو جی چاہے تو اس کے لئے وقت مقرّر کر لیجئے ، ہم یہ مشورہ دیتے ہیں کہ shopping کرنے والوں کو ایک لسٹ (list) پہلے سے بنا لینی چاہئے اور دکان سے ان ہی چیزوں کو خرید کر فارغ ہو جانا چاہئے، اسی طرح shopping اخیری ایام میں کریں، اس لئے کہ اگر شروع ہی سے اس کا سلسلہ شروع ہو گیا تو قیمتی اوقات اسی کی نذر ہو جائیں گے، مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ کے قیام کی مبارک گھڑیوں کو دکانوں کے چکر میں ہرگز ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

• آئندہ زندگی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق گزارنے کا پختہ ارادہ کریں اور اللہ تعالیٰ ہی سے اس پر استقامت کی عاجزی سے دعا کریں، پوری امتِ مسلمہ کے لئے خوب دعا کریں اور دین کے جتنے کام دنیا میں ہو رہے ہیں ان کے لئے بھی دعا کریں، اپنے والدین، مشائخ، اساتذہ، اعزّہ و اقارب اور دوست احباب کے لئے بھی خوب دعا کریں، ان کی طرف سے طواف اور عمرے بھی کرنے کی کوشش کریں، اس سیاہ کار کی طرف سے اور اس کے والدین اور مشائخ کی طرف سے بھی طواف، عمرہ ضرور کریں اور دعا بھی خوب کریں۔

www.idauk.org

(تسہیل العمرۃ ص ۵۶ پر مکّہ مکرّمہ کے قیام کے بارے میں جو باتیں مذکور ہیں ان کا بھی ملاحظہ فرمائیں۔)

مسئلہ: ۹ ذوالحجہ سے ۱۳ ذوالحجہ تک عمرہ کرنا منع ہے۔[1]

طوافِ وداع

مسئلہ: طوافِ وداع میقات سے باہر رہنے والوں پر واجب ہے اور بغیر عذر چھوڑنے پر دم واجب ہوگا، اس کا وقت طوافِ زیارت کے بعد شروع ہوتا ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ تمام کاموں سے فارغ ہوکر سفر سے پہلے بالکل اخیر میں کیا جائے، مکّہ مکرّمہ اور میقات کے اندر رہنے والوں کے لئے طوافِ وداع مستحب ہے۔

(۱) اب طوافِ وداع کیجئے، طوافِ وداع کرتے ہوئے توبہ، استغفار، ذکر اور درود شریف ہو، دل میں غم ہو اور آنکھوں میں آنسو، یہ فکر ہو کہ کہیں یہ آخری حاضری نہ ہو اور یہ تڑپ، شوق اور تمنّا ہو کہ اللہ تعالیٰ حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت بار بار نصیب کرے۔

(۲) مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعات ادا کریں اور اس کے بعد دعا کریں۔

(۳) ملتزم پر آئیں اور ملتزم سے چمٹ کر آہ و زاری کے ساتھ توبہ، استغفار اور دعا کریں اور خوب روئیں۔

(۴) اب جی بھر کر زمزم پئیں۔

---

[1] غنیة الناسك، ص: ۱۹۷

(۵)اس کے بعد حجرِ اسود کا استلام کر کے حرم شریف سے حسرت اور افسوس کے ساتھ روتے ہوئے رخصت ہوں۔

(۶) جب دروازے پر پہنچیں تو بیت اللہ پر ایک آخری نظر ڈال کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ شکر کریں اور پھر دعا کریں کہ اے اللہ! میرے عمرے، حج، زیارت اور عبادت کو محض اپنے لطف و کرم سے قبول فرما! یہاں کی حاضری قبولیت کے ساتھ بار بار نصیب فرما! میرے اس سفر کی ساری دعائیں، انبیاءِ کرام علیہم السلام نے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اور آپ کے نیک اور مقبول بندوں نے اس مبارک سفر میں جو جو دعائیں مانگی ہیں، اور اس سال بھی جن حاجیوں نے جو جو اچھی دعائیں مانگی ہیں، سب میرے حق میں، میرے ماں باپ کے حق میں، میرے اساتذہ اور مشائخ کے حق میں، میرے بیوی بچوں کے حق میں، میرے رشتہ داروں کے حق میں، میرے دوست احباب کے حق میں، میرے متعلقین کے حق میں، میرے محبین و محسنین کے حق میں جن جن لوگوں نے مجھے دعا کے لئے کہا ہے ان کے حق میں، اور پوری امت کے حق میں قبول فرما۔

عورت اگر حالتِ حیض میں ہے تو مسجد میں آنا جائز نہیں ہے، وہ وضو کر کے مسجد کے قریب آکر اگر ہو سکے تو کسی دروازے سے بیت اللہ پر نظر ڈالے اور نمبر (۶) میں مذکور دعا کر کے رخصت ہو جائیں۔

مسئلہ: طوافِ وداع کر لینے کے بعد حرم شریف میں داخل ہو سکتے ہیں اور نفل طواف کرنے کا داعیہ پیدا ہو تو وہ بھی کر سکتے ہیں، یہ خیال غلط ہے کہ طوافِ وداع کر لینے کے بعد نہ حرم شریف میں جا سکتے ہیں نہ طواف کر سکتے ہیں، مثلاً کسی کی بدھ کو روانگی ہے اور

منگل کو طوافِ وداع سے فارغ ہو گیا، بدھ کو حرم شریف میں جا کر خیال آیا کہ اچھا موقع ہے ایک اور طواف کرلوں، تو کرسکتا ہے، بلکہ کرلینا چاہئے اس لئے کہ ثواب کا کام ہے۔

مسئلہ: طوافِ وداع کے بعد اگر مکّہ مکرّمہ میں مزید قیام ہو گیا تو روانہ ہونے سے پہلے دوبارہ طوافِ وداع مستحب ہے۔

مسئلہ: طوافِ وداع کے لئے نیت بھی ضروری نہیں، اگر کسی نے طوافِ زیارت کے بعد نفل طواف کرلیا اور اس کے بعد طوافِ وداع نہ کرسکا تو وہ نفل طواف طوافِ وداع کے قائم مقام ہو جائے گا۔[1]

مسئلہ: اگر کوئی عورت حیض کی حالت میں ہے تو اس سے طوافِ وداع معاف ہو جاتا ہے اور وہ طوافِ وداع کئے بغیر واپس لوٹ سکتی ہے، اس کی وجہ سے حج میں کوئی نقص نہیں آئے گا اور نہ اس پر کوئی دم ہوگا۔[2]

مسئلہ: طوافِ وداع میں رمل اور اضطباع نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص طوافِ وداع کئے بغیر میقات سے نکل گیا تو اس پر دم ہوگا، الّا یہ کہ وہ دوبارہ عمرے کا احرام باندھ کر آئے، عمرہ کرے اور پھر طوافِ وداع کرے۔[3]

واپسی کے دوران

میرے محبوب حضرت حاجی محمد فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے تھے کہ دینی سفر سے واپسی میں استغفار بھی خوب

---

[1] غنیة الناسک، ص: ۱۹۰

[2] غنیة الناسک، ص: ۱۹۰

[3] غنیة الناسک، ص: ۱۹۱

کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور شکر بھی خوب کرنا چاہئے۔ توبہ اور استغفار اس وجہ سے کہ ہم کمزور ہیں اس لئے ہم سے غلطیاں ہوئی ہوں گی اور نیکیوں میں بھی کمی رہی ہوگی، اور شکر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر استحقاق کے کتنی نعمتوں سے نوازا، اللہ تعالیٰ قبولیت کے ساتھ بار بار حاضری نصیب فرمائیں۔ (آمین)

www.idauk.org www.idauk.org

واپسی کے بعد

واپس آنے کے بعد ہمیں چار باتوں کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہئے:

(۱) اخلاص باقی رہے، اور مرتے دم تک باقی رہے، واپسی پر شہرت اور واہ واہ کے لئے لوگوں کے سامنے نہ اپنے حج کے واقعات بیان کریں نہ وہاں کی عبادتوں کا اور اچھے کاموں کا تذکرہ کریں، ہاں اگر کسی کو ترغیب دینے کی نیت سے کچھ کہہ دیں تو حرج نہیں، بلکہ ثواب ملے گا، اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کی نیتوں کو خوب جانتے ہیں۔

(۲) اس سفر کے اچھے پہلوؤں کو بیان کرنا چاہئے، ہمارے گھر آنے والا مہمان اگر ہمارے گھر کی بُرائی بیان کرے تو ہمیں تکلیف ہوگی، تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے گھر بلایا، اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پر حاضری کی سعادت نصیب فرمائی، اب بُرا ہوگا کہ وہاں کی بے شمار اچھائیوں کے تذکرے کو چھوڑ کر چند ناگواریوں کو بیان کریں، اس سے بہت زیادہ بچنے کی ضرورت ہے، اگر ہمارے وہاں کی مشقّتوں کا تذکرہ کرنے کی وجہ سے کوئی حج کا ارادہ رکھنے والا ارادہ بدل دیتا ہے تو عنداللہ ہم بھی ذمّہ دار ہوں گے۔

www.idauk.org www.idauk.org www.idauk.org

(۳) حجِّ مبرور جس کا بدلہ حدیث میں جنت بتلایا گیا ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ حج کے بعد انسان کی زندگی میں مثبت تبدیلی آئے، پہلے نماز نہیں پڑھتا تھا اب نماز پڑھنے

www.idauk.org

لگا، پہلے ماں باپ کا خیال نہیں رکھتا تھا اب ماں باپ کی خدمت کرنے لگا، پہلے غیبت کرتا تھا، لوگوں پر بہتان باندھتا تھا، اب بچتا ہے، پہلے شراب اور زنا میں مبتلا تھا، اب ان گناہوں کو چھوڑ چکا ہے، اگر حج کے بعد زندگی میں تبدیلی آئے تو سمجھو کہ حجِّ مبرور نصیب ہوا ہے، اور اگر زندگی ویسی ہی رہی جیسے پہلے تھی تو سمجھو کہ حجِّ مبرور نصیب نہیں ہوا، اس لئے اس کی خوب سعی ہو کہ زندگی میں خوشگوار تبدیلی آئے۔

(۴) جس طرح حج کا طریقہ سیکھنے کی آپ نے فکر کی، کتابیں پڑھتے رہے، شوق سے علماء کے پاس جاتے رہے، اسی طرح زندگی کے تمام مراحل میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بجالانے کی غرض سے علماءِ کرام کے پاس جا کر پورے ذوق وشوق کے ساتھ علم حاصل کرنے کا ارادہ کیجئے، اور علماء اور مشائخ کی مجالس کا اہتمام کیجئے، ان شاء اللہ بہت نفع ہوگا اور خوب ترقّی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ صحیح علم کی روشنی میں تمام اعمال کو مرتے دم تک بجالانے کی توفیق عطا فرمائیں اور حج کی برکات اور اس کے ثمرات دارین میں نصیب فرمائیں۔ (آمین)

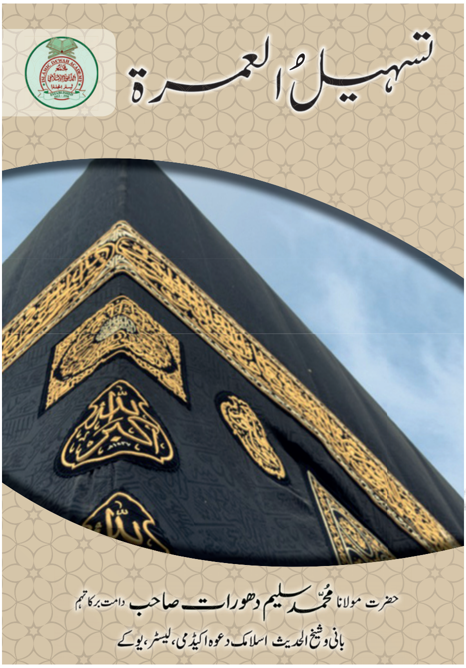

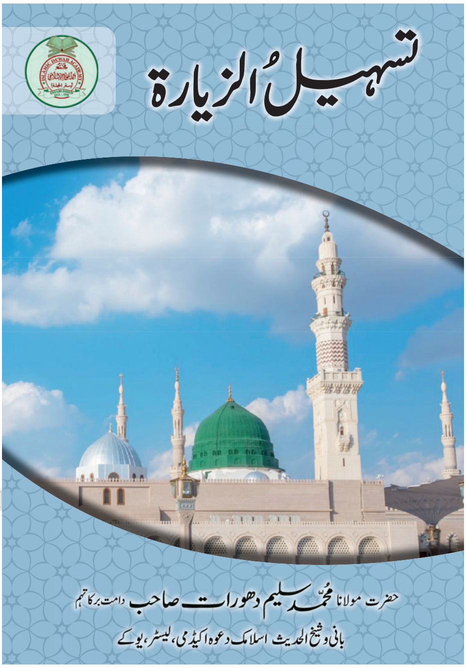

www.idauk.org www.idauk.org

ملنے کا پتہ

Islāmic Da'wah Academy,
120 Melbourne Road, Leicester
LE2 0DS. UK.
t: +44 (0)116 2625440
e: info@idauk.org